VERBATIM REPORT

SESSION THREE

Wednesday, 18 February, 2009

CONTENTS

1. Recitation from the Holy Qura'an
2. Oath of new member(s) Youth Parliament Pakistan
3. Calling Attention Notices
4. Resolutions
5. Motion

The Youth Parliament met in the Margalla Hotel, Islamabad at thirty minutes past eleven in the morning with Mr. Speaker (Wazir Ahmed Jogezai) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ. وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ. قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ

ترجمہ: تم میں سے پہلے لوگ جو گزر چکے انہوں نے کیا وہ ان کے لیے ہے اور جو تم کر و گے تمہارے لیے ہے۔ان کے اعمال کے بارے میں تم سے نہیں پوچھ ہوگی۔یہ کہتے ہیں کہ یہودونصاریٰ بن جاؤ تو ہدایت پاؤ گے۔ تم کہو بلکہ صحیح رائے راہ پر ملت ابراہیمی والے ہیں اور ابراہیم خالص اللہ کےپرستا ر اور مشرک نہ تھے۔ اے مسلمانو! تم سب کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیزپر بھی جو ہماری طرف اتاری گئی اور جو چیز ابراہیم، اسماعیل ، اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اتاری گئی اور جو کچھ اللہ کی جانب سے موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے انبیاء دیے گئے، ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں۔ اگر وہ تم جیسا ایمان لائیں تو ہدایت پائیں اور اگر منہ موڑیں تو صریح اختلاف میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان میں سے عنقریب آپ کی کفایت کرے گا اور وہ خوب سننے والا اور جاننےوالا ہے۔

(سورۃ بقرہ آیات 134 تا 137)

Oath of New Members

Mr. Speaker: Next item. We have three new members to take oath. Please آپ اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو جائیں۔ آپ اپنا اپنا نام لیں گے۔

(Newly elected members, Miss Nabya Zafar, Miss Sofia Saeed and Mr. Shahbaz Zaheer took Oath)

Mr. Ahmed Ali Babar (Prime Minister): Point of order, Mr. Speaker.

جناب سپیکر: جی۔ پرائم منسٹر صاحب۔

جناب وزیر اعظم: جناب! اس سے پہلے کہ proceedings شروع کی جائیں، دو ministers چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر نہیں آسکے۔ اس لیے میں ان کی جگہ پر دو

Mrs. Afsana Afsar, Acting Minister for کر رہا ہوں acting ministers appoint Mr. Sadan Nasir, Acting Minister for اور Culture, sports and Youth Affairs Information ہوں گے- یہ دو Acting Ministers جب تک actual Ministers نہیں آتے کام کریں گے-

Mr. Speaker: Are they going to be in the session اسی اجلاس میں آئیں گے کیا؟ Ok. Thank you.

ان کے لیے oath کی ضرورت تو نہیں ہوگی؟

Mr. Ahmed Ali Babar (Prime Minister): No sir.

Call Attention Notice: Handing over of the Gwadar Deep Sea Port to Port of Singapore Authority Gwadar (PSAG)

Mr. Speaker: There is a calling attention notice by Samir Anwar Butt.

Mr. Samir Anwar Butt: Honourable Speaker! I would like to invite the attention of the honourable Youth Prime Minister to the handing over of the Gwadar Deep Seaport to the Port of Singapore Authority Gwadar under concession agreement. The deal has compromise potential income for Pakistan.

محترم سپیکر! I would like to bring some facts here. ایسا ہوا ہے کہ ابھی کچھ عرصہ پہلے ایک ایسا agreement سامنے آیا ہے جو کہ assign کیا گیا تھا 2007 کے اندر during the Shaukat Aziz government. گوادر پورٹ جو پاکستان کے لیے ایک بڑا potential اور بہت بڑا پراجکیٹ تھا، اس کے اوپر لاگت آئی تھی 17.2 billion rupees کی- یہ ایک ایسا پراجیکٹ تھا جو بلوچستان کی پوری economy کو stable کرسکتا تھا بلکہ پورے پاکستان کو اس وقت financial crunch سے نکال سکتا تھا لیکن اس کا agreement ایسا ہوا ہے کہ جو National Economic Council ہے اس کے اندر اس کی Privatization کی کسی قسم کی بحث نہیں کی گئی، کسی قسم کی discussion نہیں کی گئی اور یہ اچانک sign بھی کردیا گیا اور اس کی جو چند basic terms ہیں جو میں بتانا چاہوں گا- پورے پورٹ کا صرف نو فیصد gross revenue پاکستان کی Port Authority کو آئے گا اور باقی سارے کا سارا سنگاپور پورٹ اتھارٹی کے پاس جاتا ہے-

دوسری بات جو کہ زیادہ ironic ہے کہ اس کی maintenance پاکستان کرے گا- پورٹ کی maintenance کی جو پوری لاگت ہے وہ پاکستان کرے گا اور جو سارا منافع ہے وہ پاکستان سے باہر جائے گا- اس agreement کی کسی قیم کی sense نہیں بن رہی- پچھلے دنوں جب Herald, Dawn News کے میگزین میں یہ پوری رپورٹ چھپ گئی اس کے بعد بھی اس پر حکومت کا کسی قسم کا reaction نہیں آیا اور کسی قسم کا response نہیں ملا- اس لیے میں یہ چاہوں گا کہ اگر actual government نہیں بھی کرتی تو Youth Parliament اور Youth Prime Minister کو اس پر آواز اٹھانی چاہیے- Thank you.

Mr. Speaker: Now, I will call on Mr. Niaz Muhammad Sahib.

جناب نیاز محمد: بہت شکریہ جناب سپیکر۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ گوادر پورٹ کو چین سے لے کر سنگاپور کے حوالے کردیں یا جاپان کے حوالے کردیں جب تک آپ مقامی بلوچوں کو ساتھ لے کر نہیں چلیں گے، جب تک آپ بلوچوں کو نظر انداز کر کے باہر کے لوگوں کو ملازمتیں دیں گے تب تک بات نہیں بنے گی۔

(ڈیسک بجائے گئے)

اس سلسلے میں میری تجویز یہ ہے کہ ایوان اس مسئلے پر بھی بات کرے اور اس سلسلے میں کوئی حل بتا دے۔ Thank you.

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب محمد معین اختر صاحب۔

جناب محمد معین اختر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ گرین پارٹی کے manifestoمیں ہے کہ ہم privatization کی ہم حمایت کرتے ہیں لیکن بلوچستان کے معاملے میں چونکہ بلوچستان special case ہے تو ہم کچھ recommendations دینا چاہیں گے۔ ابھی جس طرح معززForeign and Defense Minister نے ریونیو کی بات کی اور اس کی cost کی اور maintenance کی بات کی لیکن شوکت عزیز حکومت میں پاکستان سٹیل ملز کا کیس سامنے آیا تھا پھر اس کے بعد پی ٹی سی ایل کا کیس سامنے آیا تھا تو میں ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ ہم حکومت پاکستان سے یہ اپیل کریں کہ ان تینوں کو پاکستان سٹیل ملز کا کیس تو ختم ہوگیا لیکن یہ جو پی ٹی سی ایل ہے اور گوادر پورٹ کے جو معاہدے ہیں ان ختم کیا جائے اور ان کو پارلیمنٹ میں لایا جائے ۔ پارلیمنٹ اس پر بحث کرے اور پھر اس پر کوئی فیصلہ دے۔

دوسری بات یہ کی گئی کہ جب آپ گوادر پورٹ کو privatize کریں تو اس میں پاکستان کے اس خطے میں interest کا لازمی خیال کیا جائے۔ Agreement کرنے کے دوران جو صوبائی حکومت ہے کیوں کہ صوبائی حکومت کا شروع سے یہ stance رہا ہے کہ ہمیں اعتماد میں نہیں لیا جاتا اور جو local stakeholders ہیں، جو وہاں کے سردار ہیں، ان کو لازمی اعتماد میں لیا جائے۔ جس طرح میرے معزز گرین پارٹی کے رکن نیاز صاحب نے جو بات کی کہ آپ کسی کے ساتھ بھی معاہدہ کریں لیکن اس میں جو Baloch Youth ہے Baloch people ہیں ان کا ایک proper share وہاں پر رکھا جائے۔ ایک اور تجویز یہ ہے کہ آپ as sole اس کو privatize نہ کریں۔اس میں آپ ایک مدت مقرر کردیں 15 years, 20 years,30 years اور اس میں آپ bind کریں اس فرم کو کہ transfer of technology جو ہے وہ ہونی چاہیے۔کیونکہ گوادر deep sea port ہمارا ایک strategic assets ہے، اگر آپ اس کی geographical location کو دیکھیں تو میرے خیال سے اس کو privatize کرنا مناسب نہیں لیکن چونکہ ہمارے پاس اتنے resources نہیں ہیں کہ ہم اس کو چلا سکیں، ٹھیک ہے آپ اس کو privatize کریں لیکن جس کمپنی کو دیں آپ پہلے یہ دیکھیں کہ اس کمپنی کودینا کیا آپ کے مفاد میں ہے یا نہیں ہے۔ ایسی اطلاعات بھی سامنے آئی تھیں کہ سنگاپور پورٹ اتھارٹی primarily ڈک چینی

گروپ کی آگے ایک فرم ہے تو ایسے حالات میں پاکستان کے جو state interests ہیں ان کو spoil نہ کیا جائے۔

ایک بات اور تھی کہ ابھی انڈیا کے ساتھ جو ہمارا گیس لائن کا پراجیکٹ ہے اس میں انڈیا ، ایران اور پاکستان شامل تھے، اس میں انڈیا کی شمولیت کے آثار نظرنہیں آ رہے۔ ہم اس میں چین کو شامل کرسکتے ہیں تو اس کے لیے Gwadar Deep Seaport کا اس میں ایک بڑا important role ہوگا۔

جناب سپیکر: اس کا اس سوال سے کوئی relationship نہیں ہے۔

جناب محمد معین اختر: ابھی جس طرح میرے بھائی نے بات کی کہ چین نے وہاں پر اتنے ملین ڈالر خرچ کیے ہیں تو میرے خیال سے یہ بات مناسب نہیں کہ ہم ان کو coming future میں ہونے والے agreements سے الگ کریں۔ Thank you very much.

Mr. Speaker: Honourable Prime Minister.

جناب وزیراعظم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہ جو calling attention notice آج پارلیمنٹ میں زیر بحث آیا ہے، یہ ایک انتہائی important calling attention notice ہے کیونکہ اس میں پاکستان کے strategic assets پر بات ہو رہی ہے۔

میں ایوان کو یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ ایسا deep seaport جس کو عوام کے پیسوں سے بنایا گیا ہے، اس کو عوام کی رضامندی کے بغیر compromise نہیں کیا جائے گا۔ ہماری گرین پارٹی کی طرف سے بات کی گئی کہ local Baloch youth کوDeep Seaport میں ملازمتیں دی جائیں۔ میرے Foreign Minister نے پہلے ہی یہ بات کردی تھی کہ NEC (National Economic Council) جو اس طرح کی privatization کے بارے میں debate کرتا ہے اور approval دیتا ہے، اس کے زیر غور یہ بات آئی ہی نہیں اور اس کو bypass کرکے یہ decision لیا گیا۔ جب اس کے ذریعے بات آئے گی تو بلوچستان کی یوتھ کو بھی نوکریاں ملیں گی، ان کے resources کو بھی tap کیا جائے گا اور اس کے بعد وہاں کی disgruntled elements کو بھی national integrationکے process میں لایا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات یہاں پر واضح کردینا چاہتا ہوں کہ اس چیز کی inquiryکی جائے گی اور اس inquiry میں نہ صرف یہ کہ اس چیز کے پیچھے جو لوگ ہیں ان کو بے نقاب کیا جائے گا بلکہ جو لوگ اس deal کے اندر law کو violate کرنے میں مصروف ہیں، ان کو بھی قرار واقعی سزا دی جائے گی تاکہ مستقبل میں اس طرح کا کوئی event نہ ہوسکے۔

جناب سپیکر! ہماری پالیسی یہی ہے کہ صرف ان assets کی privatization کی جائے جو national economic situation کو خراب کر رہے ہیں بلکہ ایسے strategic اثاثے جس طرح ٹیلیفون، گوادر سی پورٹ اور ریلوے ہے جن کی crisis situation میں ضرورت پڑتی ہے، ان کو کبھی بھی compromise نہ کیا جائے بلکہ ان کو state

inquiry میں رکھا جائے۔ ہم اس کو NEC میں لے کر آئیں گے، اس کی authority کرائیں گے اور جو لوگ law کو violate کر رہے ہیں، ان کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔ بہت شکریہ۔

Mr. Niaz Muhammad: Point of order, Mr. Speaker.

جناب سپیکر: جی نیاز صاحب۔

جناب نیاز محمد: ہمارے میرکارواں نے بڑی دلچسپ بات کی کہ گوادر پورٹ عوام کے پیسوں سے شروع کیا گیا تھا۔ میرے خیال میں وہ چین کے پیسوں سے شروع کیا گیا تھا۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Mr. Speaker: Second Calling Attention Notice. Mr. Fahad Iqbal.

Mr. Fahad Iqbal: Thank you very much Mr. Speaker. I invite the attention of the honourable Youth Prime Minister towards the Higher Education Commission funds being held by the Government which is adversely affecting the Research Scholars.

I would like to give some statistics regarding this calling attention notice.

پچھلے سال HEC کی requirement تھی 23 billion rupees مگر حکومت نے 5 billion rupees cut کردیا اور انہوں نے اس کی کوئی justification نہیں دی۔ اس کی وجہ سے پبلک یونیورسٹیز اور باہر کے ممالک میں ہمارے ریسرچ سکالرز کو بہت پریشانی ہوئی۔ پبلک یونیورسٹیز اپنی salaries, student pension funds سے دے رہے ہیں۔ ریسرچ سکالرز جو full scholarships پر گئے تھے ان کو problem ہو رہی ہے، ان کو وہاں پر stipend نہیں مل رہے ہیں۔ ان کو جو daily allowances ملتے تھے وہ ان کو نہیں مل رہے جس کی وجہ سے پبلک یونیورسٹیز میں student activities کا بجٹ cut کرکے ان کو کہا گیا کہ خود ہی raise کریں اور یونیورسٹیز کی طرف سے کوئی بجٹ نہیں آ رہا۔ یہ مسئلہ وزیراعظم کے پاس گیا تھااور انہوں نے وزارت خزانہ کو کہا تھا کہ اس کو فوراً release کیا جائے مگر اب تک کوئی action نہیں لیا گیا جس کی وجہ سے بہت سرکاری یونیورسٹیز کو بہت problems ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جناب سید وقاص علی کوثر صاحب۔

سیدوقاص علی کوثر: شکریہ جناب سپیکر۔ میں پاکستان کی ہائر ایجوکیشن کی تاریخ پر کچھ بات کروں گا since from the government of Nawaz Sharif وہاں سے اگر آپ last 10, 20 years دیکھیں تو ابھی تک اس میں ہائر ایجوکیشن کا جو بجٹ تھا صرف past government تھی اس میں کچھ increase کیا گیا 2.5% تک اور پاکستان کی تاریخ دیکھی جائے تو یہ کبھی بھی 2% سے اوپر نہیں رہا۔

آج کے حالات دیکھے جائیں تو پچھلی حکومت نے کچھ Research Scholars باہر بھیجے تھے۔ آج سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ایک financial crunch تو آیا ہے لیکن سب سے بڑی شکایت یہ کی جاتی ہے کہ HEC نے یونیورسٹیز کا بجٹ grossly cut کردیا ہے اور اس کی وجہ سے باہر طالب علموں کو مسئلہ ہو رہا ہے وہ اپنے financial aspects meet نہیں کرسکتے۔ دوسری بات being a research scholar میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں بذات خود جس یونیورسٹی میں ہوں وہاں سب سے بڑی بات یہ کی جاتی ہے اور وہاں پر سب سے پہلے 25% fee increase کی گئی ہے اور اس کی سب سے بڑی justification یہ دی جاتی ہے کہ HEC کی طرف سے بجٹ totally reverse کردیا گیا ہے ہائر ایجوکیشن کے لیے۔ اس دفعہ کی میٹنگ میں جتنے بھی وائس چانسلز یونیورسٹیز کے گئے تھے ان کو اس quarter کے لیے 15% budget allocate ہوا ہے۔ اگر آپ کو سو روپیہ ملنا تھا تو you got 15 rupees اور next quarter میں HEC نے کہا ہے کہ اس کو 7.5 % کر دیا جائے گا۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو انتہائی گھمبیر مسئلہ ہے -

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس کے لیے ایک تجویز یہ ہے کہ at least Higher Education کے لیے پچھلی حکومت نے جتنا بجٹ آپ کو allocate کیا تھا اس کو maintain رکھا جائے کیونکہ کسی بھی ملک کی development sector دیکھا جائے تو اس میں ریسرچ کا اور ریسرچ سکالرز کی بہت بڑی contribution ہوتی ہے۔ ایک اور چیز میں کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کا اگر بجٹ دیکھا جائے overall education کا تو Education For All کے statistics کے مطابق پاکستان کا evenبنگلہ دیش سے بھی lower level ہے ایجوکیشن بجٹ میں۔ It should be at least 5% of GDP. آپ کی 67% youth population پر مشتمل ہے اور which is the your future تو اس چیز کو consider کیا جائے۔

آخری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک Educationist کی طرف سے یہ بات آ رہی ہے کہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام میں یہ پیسہ منتقل کیا گیا ہے۔ اگر یہ حقیقت ہے تو اس میں یہ بھی دیکھا جائے کہ youth کی importance کو بھی at least Higher Education کا بجٹ کسی صورت کم نہیں کرناچاہیے بلکہ اس کو maintain کرنا چاہیے لیکن youth which is your 67% of the population should be considered. Thank you very much.

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جناب عمیر فرخ راجہ صاحب۔

جناب عمیر فرخ راجہ: جناب سپیکر! میں اس کے اندر تھوڑا سا background دینا چاہوں گاresearch and development کے لحاظ سے جو HEC کے programs ہیں، ان میں جو جو پروگرامز آفر ہوتے ہیں اس کے اندر NRPU, POCR کے علاوہ Presidential Youth innovative programs وغیرہ بھی ہیں اور جو expired program ہیں جو اس حکومت نے ختم کردیے ہیں، اس کے اندر partial support for Ph. D. students بھی شامل ہے۔

جیسا کہ میرے رفیق میر فہد اقبال نے بتایا کہ جو HEC requirements for funds
that is 23 billion rupees لیکن ہماری حکومت نے پچھلے سال last fiscal year کے لیے
18 billion dollars کی گرانٹ دی تھی جس میں پانچ بلین کی ابھی بغیر کوئی وجہ
بتائے کٹوتی کر دی گئی ہے اس کی جو بظاہر وجہ نظر آتی ہے وہ devaluation of
Pakistan Currency has oppose to US dollars ہے۔ یہاں پر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ
جن Ph.D. Scholars کی Scholarship Pound Sterling میں بھی تھی ان کی بھی کٹوتی
کردی گئی ہے اور کئی ممالک جن میں Thailand, United Kingdom, New Zealand,
United States بھی شامل ہیں اس میں جتنے بھی Ph.D. researchers/students تھے
they are still unsure کہ whether ان کی next installment ان کو ملے گی یا نہیں ملے
گی۔ جہاں تک بات کی گئی کہ ان فنڈز کی بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام یا کسی اور
فلاحی پراجیکٹ کی طرف منتقلی کی ،تو یہاں پر یہ بات آپ کو بھی سوچنی چاہیے کہ
آپ ایک طرف تو Research and Development grants کو کم کر رہے ہیں، دوسری
طرف آپ کی کابینہ جو پہلے ہی ساٹھ سے تجاوز کر گئی ہے آپ اس کے اندر بھی وزرا
کی بھرتی کرتے جا رہے ہیں اور ایک وزیر کے اوپر سالانہ چھ کروڑ روپے سے زیادہ
خرچہ ہوتا ہے۔ اگر آپ وزیروں کے اوپر خرچہ کرسکتے ہیں تو یہاں پر آپ grant
کیوں نہیں دے سکتے۔Thank you.

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر: جناب زاہداللہ وزیر صاحب۔

Mr. Zahidullah Wazir: Thank you Mr. Speaker. HEC was established to promote education but currently it seems that it is demoting higher education rather than promoting it. It is clear from the fact that its budget has been slashed by 5 billion dollars i.e. from 18 billion dollars to 13 billion dollars, which is not sufficient. Moreover, HEC was to send a large number of scholars abroad for studies and the case in point was that of University of Scotland. Many of scholars were going to leave within hours and they were waiting on the airport for departure but they were sent back home and the reason was told that there were lack of funds and their cases had been postponed indefinitely. So, it is sheer injustice and cruelty.

If these scholars have to study abroad that would have been an extreme significance for the country as India did the same thing in 1950s. India sent a large number of students to foreign countries especially United States and United Kingdom. They got education there, they did serve there but they were quite nostalgic about India. After 20 or 30 years, they came back and that is why it is one of the factor that India is progressing by leaps and bounds because of the back drain of the same scholars and the highly educated people. If these students and scholars were sent abroad, they would have brought a lot of expertise. Our country needs leadership as there is a leadership vacuum in our country, if they have brought their expertise, hopefully there would have been leaders and if we

have a leader then we can go forward and we can also progress by leaps and bounds. Thank you Mr. Speaker.

Mr. Speaker: Thank you. Mr. Asghar Janjua sahib.

جناب اصغر جنجوعہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ ابھی تک اس موضوع پر اراکین نے کافی مثبت باتیں کیں۔ میں اس میں کچھ additions کرنا چاہوں گا کہ اگر ہم دیکھیں کہ فنڈز جو بند کیے گئے ہیں ان میں اگر ہم ایک special sector کی اگر ہم بات کریں جیسے کہ میں engineering sector کی بات کروں گا تو NWFP UET کو 7.5 billions ملتے تھے جو اب cut off کرکے just 3 billions کر دئیے گئے ہیں یعنی ساڑھے چار بلین کا lack آیا ہے۔ وہ ساڑھے چار بلین کہاں سے پورا ہوگا؟ ظاہر بات ہے students سے لیں گے فیسوں کی شکل میں۔جو students پہلے ہی public sector universities میں open merit پر آتے ہیں صرف اسی لیے کہ ان کے پاس اتنے financial resources نہیں ہوتے وہ فیسوں میں increase کیسے برداشت کرسکیں گے؟ ایک lack یہ آئے گا کہ آپ کی professional education میں مزید لوگ نہیں آئیں گے کیونکہ جب سے HEC نے یہ funds raise کیے تھے، scholarships دینے شروع کیے تھے، تو students میں ایک تحریک آئی تھی کہ وہ Higher Education لیں، Masters کریں Ph. D کریں اور واپس اس ملک کو آکر serve کریں۔ جب آپ کی اپنی گورنمنٹ ہی اپنے لوگوں کے ساتھ ایسا کرے گی تو کون یہاں پر serve کرنا چاہے گا۔ جناب! کوئی بھی نہیں serve کرنا چاہے گا کیونکہ تلوار کو نیام میں رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں، اس تلوار کو نکال کے use کرنا چاہیے۔ جب آپ اپنے engineers اپنے doctors اپنے businessmen کسی کو use نہیں کریں گے تو وہ کیسے اس ملک کو serve کریں گے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب! اس میں دوسرا point یہ ہے کہ جو لوگ باہر گئے، وہ اسی امید پر گئے کہ ہمیں وہاں پر سارے resources ملیں گے اور ہم education لے کر واپس آئیں گے۔ اب جب ان کے resources cut off کر دئیے گئے ہیں، ان کو کھانے کا problem ہے، ان کو پہننے کا problem ہے، even ان کو رہائش کی بھی problem ہے تو وہ اپنی studies پر concentrate کریں گے یا ان مسئلوں کی طرف توجہ دیں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم نے اپنے پورے یوتھ کے career کو ایک danger پر لگا دیا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ایک اور point یہ ہے کہ جیسے پاکستان انجنئیرنگ کونسل جب کسی بھی یونیورسٹی کو accreditate کرتی ہے تو وہ اس یونیورسٹی سے پیسے demand کرتی ہے جیسے UET Lahore سے اس وقت ایک کروڑ روپیہ ڈیمانڈ کررہے ہیں تین batches کے۔ جناب! اب ان funds cutting کی وجہ سے ان کے پاس پیسے نہیں ہیں۔ PEC والے accreditation نہیں دے رہے students کو یعنی کہ students کا career stake پر لگ گیا ہے کہ ان کو ان کی گورنمنٹ ہی as an Engineer accept نہیں کرے گی تو باہر کی دنیا کیا کرے گی۔

جناب! اسی لیے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ کم از کم اگر اس وقت funding نہیں ہے تو جو professional شعبے ہیں جیسا کہ Engineering, Medical, Finance, اس طرح کے شعبوں کو کم از کم پچھلی حکومت کے مطابق ضرور funds دئیے جائیں اور باقی شعبوں پر بھی توجہ دی جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ باقی شعبے پربھی باہر کی دنیا میں اسی طرح توجہ دی جاتی ہے جس طرح دوسروں پر۔ جناب! ہمیں یہ کرنا چاہیے کہ کم از کم اپنے Higher Education کو boost up کرنا چاہیے funding دے کر کیونکہ یہی سکالرز جب واپس آئیں گے تو پیچھے کی طرف جاتے جائیں گے اور یہی سکالرز کل کو Higher Secondary level, Secondary level, Middle level, Primary level کو بہتر کرنے میں حکومت کو support کرسکتے ہیں۔ میری یہی گزارشات تھیں۔ Thank you very much.

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔

Syed Ansar Hussain: Sir! Point of information.

جناب سپیکر: جی۔

سید انصار حسین: جناب! بہت وجوہات بتائیں HEC کے فنڈز کو curtail کرنے میں۔ ایک بات جس طرح پروفیسر لئیق صاحب نے بھی کہا تھا کہ جو لوگ یہ scholarships avail کرتے ہیں، باہر جا کر ان میں سے کچھ لوگ واپس نہیں آتے۔ As per their contract ان کو واپس آ کر یہاں پر کچھ عرصے کے لیے serve کرنا ہوتا ہے۔ جب حکومت ان پر اتنا invest کر رہی ہے اور وہ باہر جا کر پڑھتے ہیں----

Mr. Speaker: What is your point of order?

یا تو آپ تقریر کریں یا پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔

سید انصار حسین: جناب! میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ جن کو HEC والے scholarships دے کر بھیجتے ہیں ان کو بھی committed ہونا چاہیے اور واپس آ کر یہاں کچھ وقت serve کرنا چاہیے۔ Thank you.

جناب سپیکر: صحیح ہے۔ جناب وسان صاحب۔

جناب محمدرفیق وسان: محترم سپیکر صاحب! بہت شکریہ۔ اس Call Attention Notice کی روشنی میں جو HEC کے سکالرشپ فنڈ میں کٹوتی کی گئی ہے،جس کی طرف میر فہد اقبال کی طرف سے یہ نشاندہی کی گئی ہے، اس میں، میں یہ وضاحت کرنا چاہوں گا کہ تین types کی scholarships schemes, HEC کی طرف سے last government میں دی جاتی تھیں۔ ان میں ایک Foreign Assistance Scholarship scheme تھی، دوسری Indigenous scholarship scheme تھی اور تیسرا Faculty Development Program تھا جو Public Sector Universities کے لیے تھا۔ ان کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو اس کٹوتی سے بہت ہی adverse effects اس پر پڑے ہیں۔ اس سے ایک تو جو ہماری Higher Education کی quality education ان

schemes کے ذریعے دی جا رہی تھی وہ بہت effect ہو رہی ہے اور مختلف جو ہمارے Research Scholars جو پہلے پاکستان میں I think اس initiative سے پہلے کبھی بھی اس طرح کا initiative نہیں لیا گیا تھا Professional skilled development کے حوالے سے ایک بہت بڑی opportunity Pakistani Graduates کے لیے provide کی تھی، وہ ایک دم سے ختم ہو گئی ہےتو اس حوالے سے بھی اس کو دیکھا جاسکتا ہے۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ HEC کی طرف سے جو scholarships دی جا رہی تھیں، اس سے ہمارے ملک میں Higher Education کے level پر ایک positive culture of competition بھی create ہوا تھا۔ اس پر اس کٹوتی کے بعد کافی effect پڑا ہے۔ خاص طور پر جو ہماری public sector universities کے فنڈز میں جو کٹوتی کی گئی ہے اس میں ابھی لیکچررز اور پروفیسرز کی تنخواہوں کا بھی issue آ رہا ہے تو وہاں پر students کے لیےتو quality education کا معاملہ بھی ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں پاکستانی سوسائٹی میں poverty بہت حد تک بڑھ گئی ہے تو اس حوالے سے جو ہمارے remote areas کے لوگ تھے یا جو ہمارے mall provinces کے جو Graduate students تھے ان کو بھی HEC کے platform سے یہ opportunity مل رہی تھی تو اس حوالے سے میں یہ نشاندہی کرنا چا رہا ہوں کہ یہ فوری طور پر حکومت کو چونکہ یہ ایک Democratic Government ہے تو اس کو HEC کے funds کو دوبارہ reinitiate کرنا چاہیے اور release کرنا چاہیے تاکہ پاکستان میں جو Research and Development کا culture فروغ پاسکے اور اس میں مزید enhancement آ سکے۔Thank you.

جناب وقار نیئر: جناب سپیکر! میں ایک Point of Information raise کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب وقار نیئر: جناب سپیکر! میں نے اس میں تھوڑا سا اضافہ کرنا تھا کہ ہمارا ملک جو sadly ایک cantonment بنتا جا رہا ہے، اس میں ایک بہت بڑی وجہHEC کے funds cut کرنے کی یہ بھی ہے کہ ایک NUST کا campus بن رہا ہے اسلام آباد میں جو تقریباً ایک پورے سیکٹر پر محیط ہے۔ جس کے اندر ایک Olympic سائز indoor swimming pool ہے اور یہ فنڈز وہ فنڈز ہیں جو UET Peshawar, UET Lahore اور دوسرے Educational Institutions سے کاٹ کر اس campus کی development کے لیے دئیے جا رہے ہیں اور اس کی financial feasibility اگلے بیس سے پچیس سال میں بھی ممکن نہیں ہے۔ مگر یہ کام ہو رہے ہیں۔ اس کی طرف بھی میں ایوان کی توجہ دلانا چاہوں گاکہ یہ بھی ایک مسئلہ ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Mr. Speaker: Thank you. Honorable Prime Minister! Please conclude the Calling Attention Notice.

جناب وزیراعظم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہاں پر میں اپنی حکومت کی پالیسی واضح کرنا چاہوں گا کہ آج جو issue raise ہوا ہے اس کا potential solution کیا ہے اور ہم اس issue کو کس طرح tackle کریں گے؟ وقار نیئر نے بات کی NUST campus کی، تو اس پر ہماری حکومت کا stand یہ ہے کہ بہت سی ایسی professional degrees کو ignore کیا جا رہا ہے اور انprojects کی طرف پیسہ لگایا جا رہا ہے جن کی ہمارے ملک کو ضرورت نہیں ہے اور غیر ضروری چیزوں کے اوپر اخراجات کیے جا رہے ہیں۔

ہمارے ملک میں HEC نے ایک education revolution شروع کیا تھا جس میں mediocreطبقے کے لوگ باہر جاکر پاکستان میں واپس آ کر serve کرتے تھے۔ ان سے باقاعدہ contract کیا جاتا تھا۔ اس educational revolution کو آہستہ آہستہ ختم کیا جا رہا ہے تو اس کے اندر ہم اپنی گورنمنٹ کے اندر یہ کوشش کریں گے کہ بے شک لینڈ کروزرز نہ منگوائیں ہم مرسڈیز میں سفر نہ کریں، عام گاڑی میں سفر کرلیں لیکن ہمارے mediocre طبقے کے لوگ جو باہر جاتے ہیں at least وہ education ضرور حاصل کریں۔

ہماری گورنمنٹ کی پالیسی صرف اور صرف یہ ہوگی کہ غیر ضروری اخراجات کو کم کیا جائے چاہے وہ گورنمنٹ کی side سے ہوں، چاہے وہ غیر ضروری Military اخراجات ہوں، چاہے وہ غیر ضروری different sectors میں اٹھنے والے اخراجات ہوں لیکن ایجوکیشن ہماری top priority ہوگی اور ہم ہر اس sector سے جہاں سے ہمیں پیسہ ملے گا، نکال کر ایجوکیشن پر لگائیں گے اور Professional Degrees جیسا کہ Engineering, Medical ہے اس میں اپنے ملک کو self sufficient کریں گے اور ایک ایسا پاکستانی Diaspora create کریں گے باہر کے ملکوں کے اندر جو پاکستان کے لیے آئندہ آنے والے وقتوں میں نہ صرف revenue generate کرے گا بلکہ پاکستان کی گورنمنٹ کے cause کو آگے بڑھائے گا۔ بہت شکریہ۔

Resolution: The Government should not entertain any likelihood of midterm elections

Mr. Speaker: Thank you. Next item, Mr. Abdullah Zaidi Sahib! Please move your resolution.

Mr. Abdullah Zaidi: Mr. Speaker! Thank you very much. I move the resolution:

> "This House is of the opinion that the present Government should not entertain any likelihood for an interim setup and a midterm election. An objective assessment of the performance of the democratic government, however, should continue."

The word 'government' here is to be replaced by the word 'political forces', the Secretariat should correct it.

جناب سپیکر! اس resolution کو لانے کا مقصد یہ تھا کہ ایک تو جو ابھی تک دس مہینے میں اس حکومت کی پالیسیاں رہی ہیں ان کو guage کیا جاسکے اور دوسرا جو اب باتیں سامنے آ رہی ہیں مختلف حلقوں سے جو پارلیمان سے باہر ہیں زیادہ ترکہ ایک interim setup اور subsequently mid terms elections ایک possibility ہے- اور یہ سوچ جاری ہے کافی political forces کی back of the mind پر اس کو address کیا جا سکے-

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ہمیں امید کیا تھی جب یہ جمہوری حکومت آئی؟ ظاہر سی بات ہے ہمیں امید نہیں تھی کہ آنے والی حکومت الہٰ دین کا کوئی چراغ لائے گی اور وہ جو زہر آٹھ دس سالہ ڈکٹیٹر شپ کی وجہ سے ملک میں رچ گیا تھا اس کو ختم کردے گی، مجھے معلوم ہے کہ جو opinion polls آ رہے ہیں، جو gallop polls آ رہے ہیں اور بہت سارے وعدے چاہے وہ judiciary ہو، نیوکلیر ایشو ہو اور دوسرے issues ہوں، وہ پورے address نہیں ہوئے ہیں-

کچھ چیزیں ہوئی بھی ہیں اور اسی تناظر میں، میں کچھ بات کروں گا کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے، وہ یہ ہے کہ ہماری democratic alliance ہماری باہمی اشتراکِ عمل کی جو پالیسی ہے، اس کی وجہ سے آج تین صوبوں میں ہماری تقریباً ایک بہت ہی وسیع مخلوط حکومت ہے- جس کی وجہ سے ہمیں اپنے business of the state چلانے میں زیادہ مسائل پیدا نہیں ہوتے- دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے اقتدار میں آتے ہی سب سے زیادہ Political prisoners release کیے- تیسری بات یہ ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں آج تک جو ہمارے وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی ہیں ان کی attendance Parliament میں آج تک کسی بھی وزیراعظم کے مقابلے میں سب سے زیادہ رہی ہے- وہ دوسرے وزرا کا بھی جواب دے رہے ہوتے ہیں- Every Minister including مشیر برائے داخلہ امور رحمٰن ملک and other Ministers, they are bound to visit the Interior at least seven times a month. وہ خود کھلی کچہریاں لگاتے ہیں-

ہم پر الزام لگایا جاتا ہے، ہم سے مراد pro-democrats پر الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم نے آمروں کو چھوڑ دیا، ان سے انتقام نہیں لیا، ان کو احتساب کے دائرے میں نہیں لائے تو اس بارے میں ، میں یہ کہوں گا کہ ہم بھی ان آمروں سے effect ہوئے ہیں اور جب ہم جیلوں میں تھے، تو یہی جرنیل تھے جو ہمیں دھمکیاں دیتے تھے کہ اس document پر دستخط کرو ورنہ زندگی بھر جیلوں میں سڑتے رہو گے- جب ہم ایوان صدرdemocratically elect ہو کر گئے تو ہم نے انہی جرنیلوں سے گارڈ آف آنر لیا- That my friend, is revenge. ہمارے نزدیک revenge کی یہ صورت ہے، ہمارا اختلاف حکومت سے ہوسکتا ہے لیکن حکومت کے نزدیک اور revenge کی definition ہے ، ہمارے نزدیک اور ہے-

اس کے علاوہ ایک بات اور کروں گا کہ mid term setup, mid term elections اور ایک interim setup سے precedent set ہو جائے گا اگلی حکومت کے لیے بھی کہ اگر وہ اس کو gauge کریں گے کہ آیا وہ امیدوں پر پورا اترتی ہے یا نہیں، تو اس کے

حساب سے mid term election کیا جائے which actually culminates into a Military rule in the end.

آخری بات میں کہوں گا کہ ہم اس فورم سے حکومت کو بھی کچھ advise دینا چائیں گے وہ یہ کہ تھوڑی سی political restraint کا مظاہرہ کرے۔ اگر نواز شریف کی پارٹی پنجاب کی صوبائی اسمبلی میں اکثریتی پارٹی نہیں ہے تو پاکستان پیپلز پارٹی بھی اکثریتی پارٹی نہیں ہے۔ اسی کے ساتھ اپنی debate conclude کروں گا کہ precedent set نہ کیا جائے تاکہ یہ کسی اور بھیانک روپ میں culminate ہو۔ آپ جب آٹھ یا دس سال ایک ڈکٹیٹر کو دے سکتے ہیں تو آپ چار سال ایک جمہوری حکومت کو بھی دے سکتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

Mr. Waqas Aslam Rana: On a point of order, Mr. Speaker.

جناب سپیکر: جی جناب۔

جناب وقاص اسلم رانا: جناب سپیکر! Could you kindly clarify کہ میرے جو فاضل دوست نے ابھی تقریر کی ہے اس میں اس یوتھ پارلیمنٹ کے فورم کو use کرکے can he defend the political party? مطلب یہ کہ انہوں نے اپنے الفاظ میں انہوں نے پیپلز پارٹی کا point of view دیا ہے، ان کی resolution تو ایک طرف، اس پر میرے خیال میں ایک relevant debate بالکل ہونی چاہیے but I just want him to clarify kindly کہ کیا ہم میں سے کوئی کسی ایک political party کو یہاں پر defend کرسکتا ہے ، کرنا چاہیے یا کہ نہیں؟

Mr. Speaker: No. we are non-political party session. He has his own point of view but here we are Blue and Green parties.

Mr. Abdullah Zaidi: Point of information.

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبداللہ زیدی: اگر میرے فاضل دوست نے غور سے سنا ہوتا تو میں نے کہا تھا کہ ہم سے مراد pro-democrats ہیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب سید محمد نشاط الحسن کاظمی صاحب۔

سید محمد نشاط الحسن کاظمی: بہت شکریہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں ایوان کو یاد دلانا چاہوں گا کہ آج کا دن بہت ہی important دن ہے، 18 فروری2009- آج سے پورے ایک سال پہلے the Pakistani Nation acted and acted very positively for their future and people prevailed and a change did come. اور وہ change کیا تھا کہ آمریت سے جمہوریت کی طرف قوم نے move کی تھی۔ پوری عوام نے اپنی رائے کا اظہار کیا تھا اور پاکستان پیپلز پارٹی تقریباً بارہ سال کے بعد power میں آئی تھی۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ کئی فورسز نے اس الیکشن کا بائیکاٹ کیا تھا۔

اب ہم جو یہ interim elections کی قیاس آرائیاں سن رہے ہیں، unfortunately یہ وہ فورسز ہیں جو کہ اس ملک کے اندر جمہوریت کو پنپتے دیکھنا نہیں چاہتیں۔ انہوں نے خود تو غلطی کردی کہ الیکشن میں جب وہ عوام کا مینڈیٹ حاصل کرسکتے تھے تو اس کا بائیکاٹ کردیا لیکن اب جبکہ عوام نے فیصلہ کیا کہ وہ جمہوریت کی راہ پر چلیں گے اور انہوں نے اپنی مرضی سے ووٹ دے کر elected representative elect کیے تو اب وہی لوگ جنہوں نے بائیکاٹ کیا تھا، وہ regret کرکے وہ یہ چاہتے ہیں کہ interim election کروائے جائیں اور وہ جو issues ہیں ان کو highlight کرکے اس سے سیاسی فوائد حاصل کرسکیں۔

میری humble opinion یہ ہے کہ ہمارا ملک already بہت سے بحرانوں سے دوچار ہے ۔ ہم لوگ عدلیہ کے بہت بڑے بحران سے دوچار ہیں۔ اس کے علاوہ جو upcoming بحران ہے وہ نواز شریف صاحب کی disqualification کا بحران پیدا ہو رہا ہے۔ ہم financial crisis کا شکار ہیں ۔Foreign pressures ہیں internal security کا مسئلہ ہے، electricity کا مسئلہ ہے۔ اس لیے بہتر یہ ہوگا کہ ہم national reconciliation کی طرف توجہ دیں اور اس طرح کی قیاس آرائیوں کی طرف کان نہ دھریں۔ Thank you very much.

جناب سپیکر: .Thank you جناب امداداللہ صاحب۔

جناب امداداللہ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو اس resolution کے بارے میں ، میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ resolution مجھے ذاتی طور پر ghost resolution لگتی ہے جو کہ system کے ساتھ out of touch ہے۔ اگر اپوزیشن کا مقصد یہ ہے کہ اس طرح کی speculation پر base کرکے ہم کوئی debate initiate کریں تو یہ گورنمنٹ کا وقت ضائع کرنا چاہتے ہیں جو کہ ہم نہیں ہونے دیں گے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

دوسری بات، جو بھی movers ہیں ان سے دو سوال ہیں۔ پاکستان کی تاریخ کے اندر کبھی sitting government کوئی interim setup لے کر آئی ہے یا اس نے mid-term elections کروائے ہیں؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کون سی mainstream political party ہے جو یہ کہہ رہی ہے کہ interim setup لایا جائے اور الیکشن کروائے جائیں؟ اگر یہ دو سوالوں کا جواب دیتے ہیں---- اور اگر تو دونوں سوالوں کے جواب نفی میں ہیں تو پھر یہ dictatorship کے دوست ہیں، پاکستانی عوام کے نہیں ہیں۔یہ system کو واپس dictatorship کی طرف لے کر جانا چاہتے ہیں۔.Thank you

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر: چلو ٹھیک ہے۔ جناب دنیش کمار صاحب۔

جناب دنیش کمار: شکریہ جناب سپیکر۔ بلیو پارٹی اور گرین پارٹی سے بالا تر ہو کر اگر دیکھا جائے تو یہ بہت ہی important resolution ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

اس میں انہوں نے ضرور ایک change بھی کی ہے کہ جو فورسز ہیں یا political parties ہیں سب کی responsibility ہے کہ اس سسٹم کو derail نہ کیا جائے۔ اب بات یہ ہے کہ پہلے تو یہ سب کی ذمہ داری ہے اور اس کے بعد یہ کہ جو parliamentary politics کرنے والے جو لوگ ہیں، وہ کبھی بھی دھرنا نہیں دیتے۔ یا تو آپ مینڈیٹ لائے ہو تو آپ کو پارلیمنٹ کے اندر ہی بات کرنی چاہیے اور بات کرتے رہو کرتے رہو اور جب چار سال پانچ سال پورے ہوتے ہیں پھر عوام کے پاس جاؤ، آپ کو پھر مینڈیٹ دیں گے جب آپ کی اکثریت ہو گی تو پھر آپ سب کو بحال کردیجئیے گایہ ججز کا معاملہ اس کا ایک part ہے۔ تو بات یہ ہے کہ دھرنے سے جمہوریت کمزور ہوگی، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ جتنی بھی بات کرنی ہے وہ پارلیمنٹ میں بیٹھ کر کریں۔ وہ لوگ دھرنے کی بات کرسکتے ہیں جو پارلیمنٹ کے اندر نہیں ہیں لیکن کرنی ان کو بھی نہیں چاہیے کیوں کہ democracy کوderail نہ کریں۔

اس کے بعد جو جمہوریت ہے وہ اپنے اندر ہی ہوتی ہے۔ Political parties کے اندر ہوتی ہے۔ جمہوریت میں سب سے زیادہ اہم چیزہے برداشت۔ کسی کے point of view کو برداشت کرنا اور صرف یہ نہیں کہ جو میں کہہ رہا ہوں وہ صحیح ہے۔ اتنی عوام اور اتنی سیاسی جماعتیں کہہ رہی ہیں، جو بھی لیڈر کہتا ہے سولہ کروڑ عوام میرے ساتھ ہے تو کیا جو باقی سیاسی پارٹیاں ہیں ان کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہے؟ یہ بہت ہی اچھی resolution ہے، سب کو اس کی حمایت کرنی چاہیے۔ چاہے جیسی بھی لولی لنگڑی جمہوریت ہے، اس کو چلنا چاہیے۔یہ developing stage ہے۔ جمہوریت اسی طرح پنپتی ہے جب developing process میں ہوتی ہے۔ پہلا مرحلہ ہے آہستہ آہستہ آگے جا کر یہ مضبوط ہوگی۔ جب یہ لوگ کام نہیں کریں گے تو ہم کسی اور کو ووٹ دے دیں گے۔Main objective یہ ہے کہ اس system کو چلنا چاہیے۔Thank you.

جناب سپیکر: .Thank you جناب راحیل شیر خان صاحب۔

جناب راحیل شیر خان: شکریہ جناب سپیکر۔ جمہوریت کو پاکستان میں آئے آج پورا ایک سال کا عرصہ ہو چلا ہے۔ ایک سال جمہوریت کے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لیے کافی نہیں البتہ اس کے رینگنے کے لیے کافی ہوتا ہے۔ ہماری جمہوریت حکومت بدقسمتی سے قوم کے ساتھ جو وعدہ کرکے اقتدار میں آئی ہے، وہ تو ابھی تک پورے ہونے کے آثار نظر نہیں آ رہے۔

اگر recent opinion polls پر نظر ڈالی جائے تو وہ بھی اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ جو موجودہ حکومت کی مقبولیت ہے وہ عوام میں دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے چاہے وہ عوام کو ریلیف ہو یا ججز کی بحالی کا مسئلہ، وانا اور سوات کا آپریشن ہو یا ڈرون حملوں کا مسئلہ، ان مسائل پر پیش رفت بالکل ویسے ہی ہے جیسا کہ ایک سال پہلے تھی۔

سوال یہ ہے کہ جو قوتیں ابھی بھی جمہوریت کا نعرہ زور زور سے لگا کر یہ ساری پالیسیاں جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے، ان کا نعرہ لگا رہی ہیں، کیا یہ آمر جنرل پرویز مشرف کی پالیسیوں کی توسیع نہیں ہے؟ میں یہاں پر represent کرتا ہوں 97%

Pakistani population کو جو کہ بالکل محرومیوں کی زندگی گزار رہی ہے۔ مجھے آپ یہ بتائیں کہ اس عام محروم آدمی کو جسے جمہوریت کا مطلب بھی نہیں پتا، اسے اس جمہوری حکومت سے اب تک فائدہ کیا ہوا ہے؟ پھر بھی ہم یہ چاہتے ہیں کہ جمہوری نظام آگے بڑھے اور ہم جمہوری حکومت کے مسائل کسی حد تک سمجھتے بھی ہیں لیکن اس حکومت نے جو غیر مقبول اقدام اب تک اٹھائے ہیں، ان سے ان کی اپنی حکومت کو خطرہ ہے۔ پھر بھی ہم پرُ امید ہیں اور midterm election کے بالکل خلاف ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ حکومت اپنی معینہ مدت پوری کرے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ حکومت اب ہوش کے ناخن لے، عوامی جذبات کی قدر کرے اور آنے والے وقت میں جس میں سینیٹ کے الیکشن ، 58(2)(b) کی ترمیم کا مسئلہ، ان کے بارے میں جو بھی فیصلے کیے جائیں وہ میثاق جمہوریت کے مطابق ہوں۔

آخر میں ، میں یہ کہنا چاہوں گا کہ حکومت ایسے فیصلےکرے کہ جن کو عوامی پذیرائی حاصل ہو اور پھر یہ حکومت دیکھے گی کہ کیسے یہ عوام کسی بھی طالع آزما کے خلاف اس کی حفاظت کیسے کرتی ہے۔Thank you.

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر: جناب تیمور سکندر چوہدری صاحب۔

جناب تیمور سکندر چوہدری: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں کہنا چاہوں گا کہ ہمیں بہت شرمندگی ہوئی ہے یہ دیکھ کر کہ ہماری اپوزیشن جو ڈیموکریسی کی بات کرتی ہے جو upholding of the government of Pakistan کی بات کرتی ہے، جو strengthening of democracy کی بات کرتی ہے، وہ سوچ رہے ہیں of an interim setup or midterm elections. They are now thinking actually, they are negating it. Definitely دھواں وہاں سے نکلتا ہے جہاں پر آگ ہوتی ہے۔ ان کے دماغ میں مڈٹرم الیکشن آیا تو انہوں نے کہا کہ نہیں ہونا چاہیے۔

صدر اوباما کا ایک بیان ہے کہ We want to contain the terrorists groups within Pakistan. This is severely testing the government of Pakistan and the Army. There are other burning issues. آپ لوگوں کے دماغ میں مڈٹرم الیکشن پھنسے ہوئے ہیں۔ They have started the war of statements کہ PML (N) نے یہ کہہ دیا تو پی پی پی نے یہ کہہ دیا۔ Please forget it, grow up اور مڈٹرم الیکشن کو دماغ سے نکال دو اور آپ یوتھ پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہو، آپ کسی سڑک یا تھڑے پر نہیں بیٹھے ہوئے ہو جہاں پر آپ کہہ رہے ہو کہ مڈٹرم الیکشن نہیں ہونے چاہییں, کوئی کہہ رہا ہے ہونے چاہییں۔ There should be no concept of a mid-term election in Pakistan. We believe in democracy, we believe in upholding and strengthening the democracy in Pakistan and we believe in our government بے شک وہ اس وقت ذرا مسائل میں گھری ہوئی ہے but we have faith کہ ہم لوگوں نے ان کو elect کیا ہے اور انشا اللہ they will deliver us all from these crucial times and انشااللہ Pakistan will see the light of the day. We totally are against mid-term elections.

ویسے بہت افسوس کی با ت ہے کہ ہماری اپوزیشن کے دماغ میں مڈٹرم الیکشن آیا ویسے I am ashamed and I totally agree with Nishat Kazmi and he said کہ بھائی انگور کھٹے ہیں، جو جماعتیں پارلیمنٹ سے باہر رہ گئی ہیں وہ کہہ رہی ہیں کہ مڈٹرم الیکشن ہوں۔ آپ ان کی باتوں پر کیوں کان دھرتے ہو؟ آپ اتنے فارغ ہو کہ آپ ان کی باتیں سنتے رہتے ہیں کہ وہ باہر بیٹھے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ مڈٹرم الیکشن ہوجائیں۔ ان کو کہنے دو۔ You believe in democracy. You have elected the Parliament, you work with them, you go for them, you believe in them and that is what I guess is true democracy.

آپ اپنی گورنمنٹ کے ساتھ stand لو اور اپنی حکومت کو international fronts پر اکیلا مت چھوڑو۔ اس طرح تو آپ کی اپنی حکومت defame ہو جائے گی۔ وہ لوگ کہیں گے کہ دیکھو جی کہ elect کرتے ہیں اورپھر کہتے ہیں مڈٹرم الیکشن کراؤ، نئے الیکشن کراؤ۔ Who is going to listen to you the some other the day آپ پھر کہو گے الیکشن کراؤ۔ اگلی حکومت آئے گی آپ پھر کہیں گے الیکشن کراؤ۔ So, I would suggest کہ آپ اس گورنمنٹ کے ساتھ stand کرو، bare with them تھوڑی مشکلات ہوتی ہیں اورمہربانی کرکے اپنے دماغ سے جو مڈٹرم الیکشن کا فتور ہے، اس کو نکال دیں۔ Thank you very much.

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر: Thank you. جناب احمد جاوید صاحب۔

جناب احمد جاوید: جناب سپیکر! اس بڑی پر جوش عوامی قسم کی تقریر کے بعد میں ایک چھوٹی سا historical context دینا چاہوں گا جو میرے خیال میں کچھ importance رکھتا ہے پاکستان کے حوالے سے۔ وہ یہ ہے کہ ہمارے دو فاضل دوستوں نے کچھ issues raise کیے کہ ہمارے دماغ میں یہ بات آئی کیا؟ یہ speculation ہے کیا ؟ یہ تو پارلیمنٹ سے باہر کی پارٹیاں بات کر رہی ہیں، آپ ان کی باتیں سن کیوں رہے ہیں۔ پاکستان میں اگر آپ 90s میں یا اس سے پہلے 50s میں، اگر آپ تاریخ کا مطالعہ کریں تو outside the Parliament جو forces تھیں، انہوں نے ہی اس سسٹم کو destabilize کیا ہے۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہی system کی destabilization کی طرف efforts دوبارہ شروع ہو رہی ہیں۔ اگر کوئی شخص یہاں پر آ کر اس issue کو raise کر رہا ہے، بالکل ہم مانتے ہیں کہ اس ملک میں اور بھی crisis ہیں، لیکن یہ بھی ایک potential crisis ہے اور ہماری کیوں ہمیشہ یہ عادت رہی ہے کہ ایک crisis جب آگیا تو اس کے بعد اس کے بارے میں سوچنا ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

ہم پہلے کیوں کوئی step نہیں لے سکتے اور پہلے کسی چیز کو کیوں pre-empt نہیں کرسکتے، یہ پہلی بات ہے۔ دوسری بات ہمارے فاضل دوست نے غالبًا زیدی صاحب کا شروع میں clarification نہیں سنا تھا کہ یہاں پر ہم موجودہ حکومت کی نہیں all political parties کی بات کر رہے ہیں، اس basis پر انہوں نے ایک دوسرا سوال اٹھایا

کہ کس sitting government نے اپنی ہی حکومت کو گرایا ہے؟ فرض کریں کہ ایک clarification نہ بھی دی جاتی تو تب بھی میں clarification یہ دوں گا کہ again historical context تھوڑا بہت constitutional context ہے کہ صدر پاکستان بھی حکومت کا حصہ ہوتے ہیں اور غلام اسحاق خان اور فاروق لغاری صاحب کے جو actions تھے وہ حکومت کے actions تھے جنہوں نے حکومت کو destabilize کیا۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Mr. Speaker: Please address the Chair.

جناب احمد جاوید: Sorry جناب سپیکر۔ یہ دو issues تھے۔ اب جہاں تک اس resolution کی بات ہے تو سب سے پہلے historical context تھوڑا سا تو میں دے چکا ہوں، اس میں ایک جو بہت ضروری چیز ہے کہ 90s کا عرصہ تو ہم نے دیکھا جہاں پر ایک بعد دوسری حکومت کو destabilize کیا گیا اور مڈٹرم الیکشن کرائے گئے۔ جناب سپیکر! کیا آج یہاں اس ایوان میں بیٹھا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ بات ہمارے فائدے میں تھی۔ کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ مشرف صاحب کے آخری سال میں جب ہر بندہ یہ سوچ رہا تھا کہ اس سے بدتر حالات کبھی نہیں ہوسکتے، آج کیا وہی بندہ یہ نہیں سوچ رہا کہ شاید حالات اس سے بھی بدتر ہوگئے ہیں۔ ہم کیوں کسی گورنمنٹ کو stabilization and continuity کو کیوں ہم promote نہیں کر رہے۔ ہم کیوں ان کو بار بار گرانے کا سوچ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! قومیں سالوں اور صدیوں میں بنتی ہیں، قومیں دو دو سال اور تین تین سال میں نہیں بنتیں، صدیوں پر بنتی ہیں۔ یو ایس کے اندر ہم دیکھتے ہیں کہ تین سو سالہ سے زیادہ تاریخ میں صرف ایک موقع ایسا آیا جب ایک صدر کو اس کی مدت پوری ہونے سے پہلے نکالا گیا اور صرف ایک دوبارہ موقع آیا جب اس کی کوشش کی گئی۔ اس کے علاوہ ہمیں ان کی تاریخ میں کبھی ایسا موقع نظر نہیں آیا کہ اس طرح کے اقدامات کیے گئے ہیں۔ہم کیوں ایک long term prospective کو advocate نہیں کرسکتے؟

جہاں تک بات ہے کہ جو ایک بہت important criteria ہے اس resolution کے اندر جو miss کیا گیا ہے اور یہاں پر ہر شخص مڈٹرم الیکشن کے پوائنٹ کو pick up کر رہا ہے اس سے اگلی لائن ہے کہ an objective assessment of the performance of the democratic government however should continue. So, that is our opinion that is our statement. We feel that there are enough avenues open for debate, there are enough avenues for judging the performance of this government. May that be the Judiciary, may that be the Media, may that be the Lawyers, may that be the Opposition and we have to make sure that these institutions are strengthened so that there is affective accountability on the government and there is affective questioning from the government. But we do not want to destabilize this government. We have struggled very hard for democracy. خدا را! اس چیز کا

احساس کریں کہ ہم یہ بلاوجہ آکر تھڑے پر بیٹھ کر باتیں نہیں کر رہے ہیں ہم ایک realistic performance assessment چاہتے ہیں۔Thank you.

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر: جناب سفیان احمد صاحب۔

جناب سفیان بجار: بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ پہلے تو میں ایک clarification دینا چاہوں گا کہ میرے دوست نے مثال دی کہ صدر لغاری part of the government تھے اور انہوں نے ایک government dismiss کردی۔ ہمارے ہاں تو parliamentary democracy اتنی رہی نہیں ہے، ہمیں سمجھنے کی ضرورت ہے، آصف زرداری تو part of the Government ہوسکتے ہیں، in a parliamentary democracy, president is always head of the State. وہ اپوزیشن کا بھی اتنا ہی صدر ہوتا ہے جتنا وہ حکومت کا۔ اگر آپ Head of the government جو بے نظیر بھٹو تھیں، ان کے کبھی انٹرویو سنیں Head of the Government was Banazir Bhutto کیا انہوں نے مسٹر لغاری کے اس step کو انہوں نے encourage کیا ہے یا انہوں نے کیا کیا؟

اب میں اس resolution کی طرف آتا ہوں۔ کوئی بھی political forces جو power میں ہوتی ہیں یا کوئی بھی گورنمنٹ never entertains a change or mid-term elections. It is their attitude to the people that compels the people کہ وہ سوچیں کہ اس حکومت کی کارکردگی کیا ہے یا کیا نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت کوئی political partyجس نے الیکشن میں حصہ لیا ہے یا نہیں لیا، out ہیں یا in ہیں، وہ martial law یا dictatorship یاdisruption of the democracy کی بات نہیں کرتیں۔ سب سے زیادہ افسوس کی بات ہے کہ جو بات کرتا ہے کہ مڈٹرم الیکشن ہو اور system disrupt ہو جائے گا، وہ آپ کےMinisters کر رہے ہیں۔ لانگ مارچ کی بات آتی ہے، آپ کا وزیر قانون کہتا ہے یہ نہ کریں اس سے system disrupt ہوسکتا ہے۔ امریکہ ڈرون میزائل کا حملہ کرتا ہے، لوگ protest کرتے ہیں، زرداری صاحب کہتے ہیں یہ نہ کریں جی اس سے system derail ہو جائے گا۔ لوگ protest کرنا چھوڑ دیں؟

(ڈیسک بجائے گئے)

Electricity نہیں ملتی، فیصل آباد میں ایک لاکھ مزدور سڑکوں پر آ جاتے ہیں، یہ سازش ہے systemکو derail کرنے کی۔ آپ کب تک عام لوگوں کوبلیک میل کریں گے اس سسٹم کی derailment پر؟ آپ کچھ constructive کام کریں۔

دوسری بات، میرے دوست نے جو بتایا کہ کیا شاندار کامیابیاں ہیں کہ وزیرعظم کی 100% attendance ہے۔ وہ attendance زرداری ہاؤس میں ہوتی جو hub of the power ہے تو شاید زیادہ فائدہ ہوتا۔ جو coalition governments ہیں، بلوچستان میں 63 میں سے 53 وزیر ہیں، یہ کیسی مخلوط حکومت ہے، یہ کیسے allies ہیں۔ NRO کے تحت سارے معاف ہو جائیں، سندھ میں ساری مخلوط حکومت بن جائے۔ پنجاب میں جو ایک اپوزیشن کی حکومت ہے، گورنر سلمان تاثیر اس کا کیا حال کر رہا ہے ؟ He is

trying to destabilize the government itself. اور سلمان تاثیر کے آپ steps دیکھیں، وہ وہی ہیں جو student unions کالجوں میں کرتی ہیں کہ یہ ہر صورت میں ان کے خلاف بات کرنی ہے۔ بسنت منانی ہے پھر خلاف ، نہیں منانی پھر خلاف۔ تو اب سلمان تاثیر اور ایسے لوگ جو in the government ہیں اور جو Ministers ہیں، جو ہر وقت derailment of system کی بات کرتے ہیں، وہ یہ بات چھوڑ کر لوگوں کے کوئی کام کرنے کی طرف آئیں تو بہتر ہے۔

جناب سپیکر: جناب محسن سعید صاحب۔

جناب محسن سعید: شکریہ سپیکر صاحب! آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ اس میں صرف midterm elections کی ہی بات نہیں کی گئی، جیسا کہ ابھی میرے دوست نے کہا کہ اس میں assessment of the performance of the government کی بھی بات کی گئی ہے، اس کو بھی مدنظر رکھا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ایسی جمہوریت جس میں مذہبی رواداری، معاشرے کی مختلف اکائیوں کے درمیان مساوی حقوق اور قانون کی حکمرانی نہ ہو، ایسی جمہوریت بدترین آمریت کو جنم دیتی ہے۔ ہم بغیر کسی شک و شبے کے یہ ہر گز نہیں چاہتے کہ موجودہ setup role back ہو یا درمیانی مدت کے انتخابات ہوں اور نہ ہی ہم اس stage پر کسی غیر جمہوری عمل کے متحمل ہوسکتے ہیں کیونکہ موجودہ جمہوری نظام کافی عرصے کے بعد آیا ہے۔ اگر خدانخواستہ اس نظام کو کچھ ہوتا ہے تو یہ پاکستان کے سیاستدانوں کی ایک بہت بڑی ناکامی ہوگی۔ موجودہ حکومت کو بنے ہوئے تقریبًا ایک سال بھی نہیں ہوا، اس کو مزید وقت دینا چاہیے تاکہ یہ پاکستان کو موجودہ بحران سے نکال سکے۔ لیکن جناب سپیکر! موجودہ حکومت کی اگر کارکردگی کا جائزہ لیا جائے تو کچھ خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوتے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ پچاس کے قریب وزیروں کی فوج ظفر موج ہے، اس کے باوجود پاکستان کی دوانتہائی اہم وزارتیں، دو مشیر چلا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف اداروں کے درمیان کوئی خاص ربط نظر نہیں آتا۔ صدر اور وزیراعظم میں بھی اختلافات کی خبریں ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ موجودہ جمہوری setup چلے تو حکومت کو اس سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب احسن یوسف چوہدری صاحب۔

Mr. Ahsan Yousuf Chaudhary: Honourable Speaker! Thank you for giving me time ever in the history of Youth Parliament Pakistan. Time and again, it has been the practice, perhaps I don't know where the shoe pinches whether here or there. We people forward our names but they are not pronounced as it happened in the first case of Call Attention Notice by Mr. Sameer Anwar Butt. So, no one from this Party from Blue Party was called upon to comment on this, so I was expecting but it was in the midway.

Anyway, coming to the resolution of Mr. Abdullah Zaidi, as he has stated his opinion but what I believe that is called the height of naivety in this sense that

is we are talking about the interim setup. These people have rendered many objective assessments but I will not unleash a diatribe on it neither I will be leading to blatant scathe. But here there are some of the points like we are talking about the Gallop Polls, we are talking about the street politics and the much of the echoing are about that the interim elections should be held just on the pretext that PML (N) stands on Lawyers Movement and then following its sit in.

As far the lawyers are concerned, they have nothing to say with the PML (N) as I would like to quote a news item of yesterday's dawn newspaper that "PML is dragging its feet from the lawyers long march". So, it means these people are still ambivalent rather that we can say that is the point they are making in Salman Taseer's viewpoint that Mr. Salman Taseer is now destabilizing or wish to destabilize the government in Punjab. So, that is in this context.

As far as the likelihood of interim setup, no one is in the favour, neither the mainstream political parties nor the public opinion say. They rather say we should just continue this process and as far as the objective assessment is concerned, so that is much before us. Like there is a jumbo cabinet, there is the issue of 17th Amendment which has not be resolved, there is the judicial crisis still hovering and the drone attacks are there. There are so many other problems that we are unable to resolve.

What I believe that the Government, the democratic dispensation must continue and they should take positive steps rather all the mainstream political parties, they should head forward, they should join the ranks and they should bring harmony, national cohesion and stability. So, this is what I would project. Thank you.

جناب سپیکر: Thank you. جناب عمیر ظفر ملک صاحب۔

Mr. Umair Zafar Malik: بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم۔ I must start of by saying that I was extremely disappointed to see the response of the Blue Side on the pretty comprehensive resolution. I would suggest to please restrain and try to hold your horses. First understand what is being said and only then lash out. Before understanding anything that comes from Green Side of the House, there is no point in criticism for the sake of criticism. First, try to understand the resolution and only then can you raise points.

I will come to the explanation of the resolution; this in our understanding is a pretty comprehensive resolution in that it has two parts to it. It is no coincidence that democracy needs at least two things to take roots in any society as we have seen in the West and India as well. It needs; (a) development of awareness among the masses and (b) it needs continuity or consistency. This resolution is targeted at achieving both the objectives. The clarification that the worthy mover Mr. Abdullah Zaidi proposed first of all is, that the present political forces, that include the Government, the Opposition and all the political forces which are out of the

Parliament right now. So, it is responsibility of all these political forces not to entertain any likelihood of an interim setup. So, that basically kills the point of the resolution being targeted only at the government.

Then, there is a point of an objective assessment of the performance of the government. This objective assessment can be continuously trying to hammer in, can be through free and fair media, through protests, be it a sitting, be it a long march and be it anything. If people need to be heard, let them be heard, let them protest and let them say what they want to. Strong criticism and guidance from the forces which are present in the National Assembly in the form of opposition, if the forces are not present in the National Assembly, of course, they can join the long march, the sittings and any form of protest whatsoever.

Now, I will come to talk about the merits of both these proposals that we are putting forth. First of all, if we entertain any possibility of an interim setup or a midterm elections, this is not a new policy, this is a tried and failed formula that we have tried throughout the 90s and that only led to a dictator calling the 90s a dreadful decade of democracy. It led to absolutely no good for the country and it only created a lame excuse for the parties to come back arguing that since they were not given enough time to solve the problems, hence they should be given another opportunity. This time, I believe, we should give them a decently long enough rope to strangle themselves, if that can be the case.

Then it is an insult to the mandate given by the people because the people of Pakistan have elected these representatives for a five years period not for a 2-3 years period. Then, it would of course open doors for non-democratic forces because when there are 2-3 midterm elections, it eventually culminates in a martial law as we have seen in the past.

Then there is point, if we can tolerate dictatorships of decades, why not tolerate a democracy no matter how feeble it might be, for a five years period. At least, create the continuity that the democracy needs to take root in the country because all that we have done so far is that we bring in a democracy, of course it is nascent, of course it is in a bud state and its issues, when we crush in that state, we only come back to square one, that is not solution to the problem. The only solution is to let democracy take roots.

Finally, only once has a party been allowed to complete its five years period and that was in the last government's regime where the PML (Q) was allowed to complete its five years period and the result was that awareness among the masses increased and it was only because of that not even a single minister from the last cabinet made it to the assemblies this time. So, that is a proof that if democracy is allowed to continue, people will learn from their mistakes and hence awareness will also be created. Thank you.

جناب سپیکر: .Thank you رحمانی صاحب! میں آپ کو آخر میں بلا لوں گا۔ جناب احمد نور صاحب۔

جناب احمد نور: Thank you جناب سپیکر۔ اس میں جو interim government اور مڈٹرم الیکشن کی بات کی گئی ہے، میرے خیال میں ہمارے ملک میں اس طرح کوئی culture نہیں ہے۔ یہاں پر حکومت کا بوریا بستر گول کردیا جاتا ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ یہ لکھ دیتے کہ political parties, political forces کو چاہیے کہ اس طرح کچھ نہ کرے جس کی وجہ سے یہ جمہوریت جو ہمیں ملی ہے اس کو ختم کرنے کا موقع کسی کو ملے۔ اس میں responsibility صرف political parties کی نہیں ہے، حکومت کی بھی ہے۔

جناب سپیکر! سنا ہے کہ eunuch کے بچے پیدا نہیں ہو رہے تھے، جس کو ہم اردو میں خواجہ سرا بھی کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس کو ایک دن ایک بچہ عطا کیا تو اس نے اس بچے کو چوم چوم کر مار دیا۔ آج جو گورنمنٹ ہمیں دس سال کی dictatorship کے بعد ملی ہے، یہ گورنمنٹ جو کچھ کر رہی ہے لگتا تو یہی ہے کہ یہ ہیجڑے کے بچے کی طرح بہت جلدی یہاں سے رخصت ہو جائے گی۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر! یہ بچہ مشرف کی وردی سے نکلا ہے لیکن افسوس کہ آج بھی مشرف کی وردی میں لپٹا ہوا ہے۔ مشرف تو جا چکا ہے لیکن اس کے جو laws تھے، اس کی وردی ، اس کے بوٹ اور جو کچھ بھی تھا، ایوان صدر میں لٹکے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر! ہمیں چاہیے کہ real democracy لانے کی کوشش کی کریں۔

گورنر ہاؤس لاہور میں سلمان تاثیر کو مشرف نے بٹھایا اور آج تک سلمان تاثیر وہاں پر موجود ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ گورنر ہاؤس اور ایوانِ صدر کسی پارٹی کانہیں ہوتا، یہ کسی ایک گروپ کا نہیں ہوتا بلکہ اس پر پورے صوبے کا اور پورے ملک کا حق ہوتا ہے لیکن سلمان تاثیر پورے پنجاب کو ایک خاص پارٹی کا قلعہ بنا رہے ہیں اور وہاں پر حکومت کے لیے problems create کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! مشرف نے نواز شریف کو اسلام آباد ائرپورٹ سے واپس deport کیا۔ آج کی حکومت مشرف کی عدلیہ کے ذریعے اس نواز شریف کو جس نے دو دفعہ حکومت کی اور اس نے دنیا میں پاکستان کا image کافی اوپر تک لے گیا جب اس نے ایٹمی دھماکے کیے، آج مشرف کی عدلیہ کے ذریعے اس کو disqualify کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ آج بھی USA کے ڈرون حملے ہو رہے ہیں۔ مشرف کی جتنی بھی پالیسیاں ہیں آج تک جاری ہیں۔ اس لیے میں believe تو کرتا ہوں کہ worst kind of democracy is better than dictatorship لیکن یہ جو کچھ ہو رہا ہے possibility ہے کہ future میں اپوزیشن parties مجبور ہو کر اس حکومت کے خلاف کوئی ایکشن لیں گی۔

ہم اس process کی continuity کے حق میں ہیں لیکن حکومت سے request کرتے ہیں جمہوریت کو استحکام دیں۔ میرے ایک دوست نے بات کی کہ کسی بھی ملک

میں کوئی culture یا نظام حکومت کئی سو سال لیتے ہیں یا کئی صدیوں میں بنتے ہیں۔ میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب امریکہ آزاد ہوا تو اس میں جارج واشنگٹن نے جب دو دفعہ اپنی term ختم کی تو تیسری دفعہ ان کو offer کیا لیکن انہوں نے انکار کیا کہ نہیں پھر کل کوئی اس عہدہ کو for the whole life حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ ان لوگوں میں اس وقت بھی وہ political culture develop تھا، آپ کو ساٹھ سال ہوگئے ہیں آپ میں ابھی تک یہ چیز نہیں آئی اور کب آئے گی؟

جناب سپیکر! چاہیے یہ کہ گورنمنٹ کو مشرف کی تمام پالیسیوں کو ختم کرنا چاہیے۔ مشرف کے دور میں اتنے زیادہ attacks نہیں ہو رہے تھے جو آج جمہوری حکومت میں ہو رہے ہیں۔ مشرف کے وقت میں اتنا کچھ اپوزیشن کے خلاف نہیں ہو رہا تھا جو آج کل ہو رہا ہے۔اس لیے یہ responsibility ہر کسی کی ہے۔ فوج کو چاہیے کہ وہ اپنی بیرکوں میں بیٹھ جائیں اور سیاسی معاملات میں دخل نہ دیں۔ اپوزیشن پارٹی کو چاہیے کہ وہ useful politics کریں اور سب سے بڑی ذمہ داری جو بنتی ہے وہ حکومت کی بنتی ہے کہ وہ کسی کو disqualify کرنے کی کوشش نہ کرے، وہ کسی کی حکومت کو ختم کرنے کی کوشش نہ کرے۔ ہم اس جمہوریت کے حق میں ہیں لیکن اس کی improvement بھی ہونی چاہیے۔ Thank you جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: .Thank you جناب نیاز مصطفیٰ صاحب۔

جناب نیاز مصطفیٰ: .Thank you respected Speaker میں صرف یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس resolution کی جو real essence ہے وہ میرے بہت ہی کم دوستوں نے سمجھی ہے کہ ہم بطور حقیقی opposition کے کہنا کیا چا ہا رہے تھے۔ ہم نے try یہ کیا ہے کہ ہم guarantee کریں، ہم یہ بات بتانے کی کوشش کریں کہ آپ جو گورنمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں، ہم آپ کو concession of time دے رہے ہیں اور help out کرنے گارنٹی دیتے ہیں کہ آپ اگر ٹائم لے کر کام کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو اپنی مکمل support کا یقین دلا رہے تھے، لیکن آپ نے اس کو غلط لیا ہے۔

اپوزیشن کا کردار صرف یہ ہوتا ہے کہ اگر گورنمنٹ صحیح نہ چل رہی ہو تو اس کی پالیسیوں کو contradict کرکے پھر اس گورنمنٹ کو ہٹا کر اپنی گورنمنٹ کا set up قائم کرتے ہیں لیکن انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم کوئی غلط بات کر رہے ہیں کہ interim set up ہم لے کے آئیں گے۔ بنیادی طور پر اپوزیشن کا کردار یہ ہوتا ہےکہ جب گورنمنٹ صحیح طرح کام نہ کر رہی ہو تو اپوزیشن ان چیزوں کو highlight کرتی ہے، پبلک میں جاتی ہے، ظاہری بات ہے کہ interim set up بھی constitution میں guaranteed ہے، ایسا ہوسکتا ہے، لیکن اچھی اپوزیشن cordial relationship کے لیے اور ملک کو درپیش مسائل دور کرنے کے لیے ہم آپ کو offer کر رہے ہیں، آپ کو ٹائم دے رہے ہیں کہ آپ اپنی پالیسیوں کو درست کریں for the vital interest of the country ہم آپ کو support کا عندیہ دے رہے ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم کچھ ایسا نہیں کریں گے کہ آپ کو گورنمنٹ کو گرا دیں لیکن یہ threat تو موجود ہے constitutional guarantee ہے، 58(2)B موجود ہے، agitation کے طریقے موجود ہیں، اپوزیشن نے یہ

resolution پیش کرکے کہنا صرف یہ چاہا ہے کہ ہم intimate کر رہے ہیں باہر کی فورسز کو other than democratic forces, either Army or some one else کہ ہم ایسا کچھ نہیں ہونے دیں گے۔ اگر کبھی interim set up آیا بھی تو ہم اسے democratic طریقے سے لائیں گے اور کوئی خوش فہمی میں نہ رہے کہ ہم کچھ ایسا کرنے والے ہیں کہ interim set up لائیں گے۔

گورنمنٹ کو یہ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ ہم ان کو concession of time and guarantee دے رہے ہیں، indemnity نہیں دے رہے کہ آپ جو غلط بھی کرتے جائیں گے تو آپ کی گورنمنٹ ختم نہیں ہوگی اور اگر country کو اس کی vital interest جو ہے اگر اس کی security کو threat ہوگا تو آپ گورنمنٹ ختم نہیں کریں گے۔ ہم یہ بھی کرسکتے ہیں being opposition ہم یہاں اسی لیے بیٹھے ہوئے ہیں کہ عوام کو یہ realize کروائیں۔ لیکن اگر آپ اپنی پالیسیوں کو ٹھیک کریں۔ چونکہ ابھی 6 months ہوئے ہیں ایک ڈکٹیٹر کو گئے ہوئے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ 6 months is not too much enough ہم آپ کو ٹائم دے رہے ہیں آپ اپنی پالیسیوں کو ٹھیک کریں۔ جیسا کہ ابھی سوات میں کچھ negotiations ہو رہی ہےتو ہم اس وجہ سے آپ کو time extend کر رہے ہیں۔ جس طرح سے انڈیا کے معاملے میں آپ نے غلطیاں کیں ہم اس وجہ سے apprehend بھی کر رہے ہیں کہ mishandling ہو رہی ہے۔ آپ کے پاس شاید اتنا تجربہ نہیں ہے۔ اگر آپ کردار صحیح ادا نہیں کریں گے تو اپوزیشن گورنمنٹ میں آکر یہ کرسکتی ہے and they do have such a part and ability to understand the matters. اصل میں اب بھی، میرا آخری فقرہ یہی ہے کہ، اگرچہ گورنمنٹ بہت بے حسی سے کام کر رہی ہے کیوں کہ آٹھ نو سال، دس سال کے بعد گورنمنٹ آئی ہے، ہم اس کو concession of time دے رہے ہیں help out کا پورا وعدہ کر رہے ہیں کہ آپ لوگ صحیح کام کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ That is it. Thank you.

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر: Thank you. ضمیر احمد ملک صاحب۔

جناب ضمیر احمد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب یہ جو لوگ interim government کی بات کر رہے ہیں ان کے لیے میں ایک شعر کہنا چاہوں گا کہ

یوں تو میرے خلوص کی قیمت کچھ کم نہ تھی
کچھ لوگ کم شناس تھے دولت پہ مر گئے

جنا ب! یہ وہی لوگ ہیں جو 1947 سے پہلے پاکستان مخالف تھے، قائداعظم محمد علی جناح کے مخالف تھے اور 1962 کا جب constitution بنایا جا رہا تھا تو یہی لوگ تھے جو آج interim government کی بات کر رہے ہیں، یہی لوگ اس constitution کو support کرنے والے تھے، یہی لوگ PNA کی تحریک میں تھے، یہی لوگ 1990 میں نو سیٹیں لیتے تھے، تین سیٹیں لیتے تھے اور یہ آج دوبارہ elections کی بات کر رہے ہیں کہ دوبارہ الیکشن کرائے جائیں۔ کیوں بھائی؟ جناب! ہمیں یہ بات سوچنی ہوگی کہ

ایک گورنمنٹ آتی ہے یہ کونسی فورسز ہیں جو بار بار کہتی ہیں کہ الیکشن ہو جبکہ ابھی ایک سال پہلے الیکشن ہوئے ہیں۔ یہاں جو بات کر رہے ہیں کہ مشرف کی پالیسیاں چل رہی تھیں، جناب! 1997 میں میاں نواز شریف کی گورنمنٹ اس ملک کے اندر تھی اور کسی بھی ادارے کے اندر ٹریڈ یونین بحال نہیں تھی، ایک جمہوری گورنمنٹ تھی اور 1/3 majority کے ساتھ آئی تھی۔ میں اس وقت بارہ سال کا تھا اور جناب! آج اس گورنمنٹ نے پاکستان انٹرنیشنل ائر لائنز میں بھی الیکشن کروائے ، پاکستان سٹیل ملز میں بھی الیکشن کروائے تو ایسی با ت نہیں ہے۔ جمہوریت کو پھلنے پھولنے کا وقت دو اور جب بار بار الیکشن ہوتے رہیں گے جو کہ پانچ پانچ سال کے بعد ہوں گے تو جمہوریت کو استحکام ملے گا۔

ہمیں پانچ سال کا مینڈیٹ عوام سے ملا ہےتو پانچ سال بعد الیکشن کی بات کی جائے اور یہ جو resolution ہے، میرا ایک مشورہ ہے کہ اس کی wording change کی جائے۔ اس کی wording یہ کی جائے کہ we oppose and we condemn the idea of inter government اور ان لوگوں کو ہم condemn کرتے ہیں جو یہ idea لے کر آ رہے ہیں کیوں کہ اب جو بات ہے interim government کی یا دوبارہ الیکشن کی اگر آپ نے گورنمنٹ کی assessment کرنی ہے تو گورنمنٹ کی assessment through elections جو اس کو مینڈیٹ ملا ہے ، مینڈیٹ ملنے کے بعد ہوتا ہے۔ پانچ سال بعد الیکشن ہوں گے خود ہی assessment ہو جائے گی۔اگر آپ نے ابھی assessment کرنی ہے تو آپ کے پارلیمنٹ میں اپوزیشن بیٹھی ہوئی ہے اور یہ پہلی بار ہوا ہے کہ پبلک اکاونٹس کمیٹی کا چیئرمین ایک اپوزیشن سے لیا گیا ہے جو اپوزیشن لیڈر ہیں وہ پبلک اکاونٹس کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔ اگر کہیں گورنمنٹ غلط کام کر رہی ہے تو پبلک اکاونٹس کمیٹی کا کام ہے کہ اس کو assessment کرے۔جناب جب صحیح طرح کام ہو رہا ہے دوبارہ الیکشن کی کیوں بات کی جا رہی ہے ۔ ہمیں بلکہ اس ریزولوشن میں بجائے اس کے کہ یہ جو wording استعمال کی گئی ہے میرا اپنے دوستوں کو مشورہ ہے کہ ہم اس wording کو change کریں اور ہم اس wording کو کچھ اس طرح کریں کہ ہم ان کی مذمت کرتے ہیں جو یہ idea لے کر آ رہے ہیں کیوں کہ یہ بالکل ناممکن ہے ایسا نہیں ہوسکتا کیوں کہ صدر وہی ہے پاکستان پیپلز پارٹی کا اور پاکستان پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ ہے۔بجائے اس کے کہ ہم اس ایشو کو اور زیادہ discuss کریں اس کی wording change کریں اور میرا خیال ہے ہم سب متفق ہیں کیونکہ اس یوتھ پارلیمنٹ کا مقصد جمہوریت کو فروغ دینا تھا اور جمہوریت کو تب ہی فروغ ملے گا جب ایک گورنمنٹ کو پانچ سال کا موقع ملے گا اور اس یوتھ پارلیمنٹ کا مقصد تب ہی پورا ہوسکتا ہے کہ ہم اس جمہوری اصول کی پاسداری کریں اور ہم اس کی پاسداری اسی طریقے سے کرسکتے ہیں کہ اس idea کو ہم oppose کریں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب احمد نور: جناب سپیکر.point of order پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جناب۔

جناب احمد نور: جناب! صرف اس کو condemn کرنا نہیں ہے مشرف کے process کی continuity کو بھی condemn کرنا چاہیے۔ یہ نہ ہو کہ اپوزیشن والے جو ڈیمانڈ کر رہے ہیں صرف اس کو condemn کر رہے ہیں۔ بہت شکریہ۔

محترمہ صوفیہ سعید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی ۔

محترمہ صوفیہ سعید: Actually میں کہنا یہ چاہا رہی ہوں کہ میں بالکل mid term elections کے خلاف ہوں لیکن گورنمنٹ یہ کیسے گارنٹی کرتی ہے، اگر ہم اس گورنمنٹ کو پانچ سال دیتے ہیں تو پانچ سال بعد مشرف صاحب کی جگہ زرداری صاحب سگار لے کر نہیں کھڑے ہوں گے اور کہیں گے کہ میں اب اپنی free life enjoy کر رہا ہوں۔ احتساب کا ان کے پاس کوئی فارمولہ نہیں ہے۔ یہ ان کا احتساب کریں ، ان کو عوام کےسامنے لائیں۔ یہ بات کر رہے ہیں کہ democracy is a best revenge کیونکہ ان کو حکومت مل گئی ہے لیکن کیا عوام واقعی یہی revenge چاہتے تھے۔ جو لوگ missing persons کے cases لڑ رہے ہیں اپنے بچوں کے لیے، وہ یہ revenge چاہتے ہیں یا جو لوگ inflation 23, 24% میں تین اور چار ہزار روپے کما رہے ہیں، ان کو یہ انصاف چاہیے تھا یا یہ revenge چاہیے تھا جو یہ ایوانوں میں بیٹھ کر لے رہے ہیں؟ Thank you.

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر: Thank you. جناب زاہداللہ وزیر صاحب۔

Mr. Zahidullah Wazir: Thank you. Mr. Speaker! Winston Churchill once said that democracy is the worst form of government except all other forms which were tried from time to time. He was of the view that democracy is a bad form of government but it is better than all those forms, be that 1:15:06, be that fascism, be that communism, be that our monarchy. Democracy is better than all these forms of governments.

I would like to put forward a very simple argument and that is let the government act upon the advice of those who say that there should be an interim setup and there should be elections. Mr. Speaker! Elections are no drama, a lot of money is spent on elections and keeping in view the current spit of terrorism, it is beyond doubt that successful action can be held without colossal loss of precious lives.

My third point is that in Pakistan, there is multi party system and winning or getting clear cut majority is always difficult and winning 2/3rd majority is very much difficult. If there is no clear cut majority, a hotchpotch or a coalition government would come in to existence. That coalition government is always inherently weak and that coalition is unable to solve those problems for which the previous government was blamed and that was meant to resign. If that government is unable to solve those problems, then what next? Again, there

should be new elections and if such frequent elections occur, we will make laughing stock of ourselves.

One of the Indian parliamentarians commented on changing of governments in Pakistan, between 1954-1957 in a short span of five years, seven prime ministers were changed, then between 1988 and 1993, at least five prime ministers where changed, he said that the Indian Prime Minister does not change his clothes as frequently as Pakistanis change their governments. So we are making laughing stock of ourselves.

We need to give democracy time to flourish. Democracy is an evolutionary process. Democracy can take root when it is given sufficient time.

My last point is that we should learn from our past. We should utilize the present and we should make and try to base our structure or foundation on solid footings, so that we live as a responsible and a prosperous nation in the comity of nations. Thank you.

جناب سپیکر: .Thank you جناب وقار نیئر صاحب۔

جناب وقار نیئر: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب! میں شروع تو اس چیز سے کرنا چاہوں گا کہ اپوزیشن نے بار بار یہ کہا کہ ہم نے بڑی clear resolution put کی ہے مگر start ہی انہوں نے ایک amendment to the resolution سے کیا forward تھا۔ ابھی تک یہ بات سامنے نہیں آئی کہ کیا یہ ایک political process کو oppose کر رہے ہیں جو کہ constitution میں guaranteed ہے which is the right to mid term election and which is the right کہ اگر politically elected government topple ہو جاتی ہےتو ایک مڈٹرم الیکشن ہوتا ہے، کیا وہ اس کو oppose کر رہے ہیں؟ یا وہ military intervention کو oppose کر رہے ہیں؟ اگر تو وہ military intervention کو oppose کر رہے ہیں تو I think unanimously ایوان ان کے ساتھ ہے۔ But if they are trying to tell us that there is no way out for five years from the current set up then I think, there needs to be serious thought process in this.

ضمیر صاحب سے معذرت کے ساتھ، اگر کوئی شخص ایک research organizationکے لیے ایک application دیتا ہے پانچ سال کی نوکری کے لیے اور کہتا ہے کہ میں Ph. D ہوں فلاں یونیورسٹی سے اور اس کو وہ نوکری مل جاتی ہے ، اگر تین دن بعد یہ پتا چلے کہ وہ Ph. D تو کیا میٹرک پاس بھی نہیں ہے تو کیا یہ sense بنتی ہے کہ آپ اس کو پانچ سال کے لیے اسی research organizationکا head رکھیں؟

(ڈیسک بجائے گئے)

The second thing, interim elections are always a guarantee to hold the party in power accountable to following their manifesto. The promises that you make at elections time you are liable to follow up on those once you are in power. If it is the same policies under a different face, then who will hold you accountable? You

cannot say that you have elected for a five years and I am the dictator for five years

جناب والا! یہ five years dictatorship نہیں ہے۔ یہ پانچ سال کے لیے democracy ہے اور democracy میں checks and balances ہوتے ہیں اور midterm elections ان checks and balances کا ایک بہت بڑا حصہ ہے۔

کل رات کو آپ نے سنا ہو گا ایک نیوز آئی تھی کہ چوہدری اعتزاز احسن کو یہ نوٹس جاری کر دیا گیا ہے کہ وہ پارٹی کا حصہ نہیں ہیں، بات یہ ہے کہ پیپلز پارٹی جن اصولوں کی بات کرکے الیکشن لڑ کے power میں آئی ہے----

جناب سپیکر: پارٹی کا حصہ نہیں یا CEC کا نہیں ہیں-----

جناب وقار نیئر: CEC کا حصہ نہیں ہے، CEC سے ان کو suspend کیا جائے، جن اصولوں کی بنیاد پر وہ power میں آئے ہیں اگر وہ ان کو follow through نہیں کرتے تو کیا اپوزیشن کی رائے میں یا گرین پارٹی کی رائے میں ان کو ایک carte blanche دے دیا جائے؟ ان کی کوئی پوچھ گچھ نہ کی جائے خالی اس ڈر سے کہ اگر ہم ان کو dismiss کردیں تو کل کو ہماری democracy destabilize نہ ہو جائے؟ جناب والا! بات یہ ہے کہ عوام ایک change چاہتے تھےمشرف کی پالیسیوں سے۔ اگروہ change deliver کرنے کی ability اس government کے اندر نہیں ہے تو پھر ہمارا constitution بھی یہ right Opposition کو دیتا ہے کہ وہ relevant actions لے۔

بات جہاں تک tolerance کی ہےتو as long as a party enjoys political support and political will تو وہ پارٹی destabilize نہیں ہوتی۔ پارٹی کو یا ایک گورنمنٹ کو destabilizationکا خطرہ تب ہی پیدا ہوتا ہے جب اس کی base in the population erode ہو چکی ہو اور وہ خالی اپنے پچھلے الیکشن کے results are the only threat which are keeping that party in power. جناب والا! جب جارج ڈبلیو بش آٹھ سال تک امریکہ میں حکمران رہے تھے تو ان کی approval rating ایک زمانے میں تیس پر dip کر گئی تھی مگر وہ گورنمنٹ power میں کیوں رہی؟ اس لیے کہ Republican party was still enjoying 47-48% of popular support despite the fact that George W Bush was the least popular of the American Presidents. مسئلہ اس بات پر آتا ہے کہ جب ایک پارٹی کی political base erode ہو جائے تو کیا یہ چیز sense make کرتی ہے کہ آپ اس کو پانچ سال کے لیے اپنے اوپر dictator مسلط رکھیں حالانکہ وہ پارٹی ان وعدوں کو پورا نہیں کر رہی جن کی وجہ سے وہ آئی تھی۔Thank you.

جناب سپیکر: .Thank you جناب اعصام رحمانی صاحب، لیڈر آف اپوزیشن۔

جناب اعصام رحمانی (قائد حزب اختلاف): بہت شکریہ جناب سپیکر۔ پہلے تو I have been very enlightened by Mr. Ahmed Noor and Waqar Nayyer Sahib. They gave the resolution a second point of view جو باقی شاید کسی نے نہیں دی اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے انتہائی زیادہ افسوس ہوا ضمیر صاحب کی بات پر۔ وہ اس لیے ہوا کیونکہ جمہوریت میں everybody has the right to speak. اگر کوئی interim elections

کی بات بھی کر رہا ہے تو اس کا بات کرنے کا حق ہے۔ ہم لوگ کسی کو خاموش نہیں کرسکتے۔ یہ ایک جمہوریت کا essence ہوتا ہے جو شاید یہ بھول رہے ہیں۔ He should remember that in his next speeches that there are always two point of views.

Sir! Coming back to the topic, the resolution was of course presented by member of the Green Party and we had a debate on it before presenting it to the Youth Parliament. The essence of this debate which was almost missed by the speakers is that we will have to close two doors before the resolution had to be implemented and those two doors were not talked about.

ایک تھا removal of 58(2)(b) اور دوسرا یہ تھا کہ جو جمہوریت کی بات کرتے ہیں وہ Armed Forces کو confidence میں لے کر آنے کی بات نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں جو ہم لوگوں نے کہہ دیا وہ کہہ دیا we do not want to consult the Armed Force about it. تو دوسرا دروازہ جو ہے ہمارا مارشل لا ء کا ہے۔ تو we have to set down and talk to them about it as well. This is essence of the resolution, the removal of 58(2)(b) and then of course closing the door of Martial Law by setting with them. آپ ان کے ساتھ بغیر بیٹھے کام نہیں کرسکتے۔ I was interviewed اور انٹرویو میں ہمارے ساتھ there was a person from the government and she happened to be the Information Minister and she said, she clearly mentioned کہ ہم لوگ ایک جمہوری گورنمنٹ ہیں اور we do not need to talk to the Armed Forces. So we need to talk to the Armed Forces about it because this is the second door that needs to be closed so that interim elections کے question کو dissolve کیا جاسکے۔

دوسری چیز یہ ہے کہ میں وقار نیئرصاحب سے اور احمد نور صاحب سے ذاتی طور پر تھوڑا سا اتفاق کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جمہوریت کا مطلب ہوتا ہے ایک strong government, not a strong opposition اس کی جو basis ہوتی ہے جس بنیاد پر یہ لوگ elections جیتتے ہیں-------

(اس موقع پر ایوان میں اذان ظہر سنائی دی)

جناب سپیکر: جی رحمانی صاحب۔

جناب اعصام رحمانی: جناب سپیکر! تو جو bases ہوتی ہے ان پارٹی کو elections جیتنے کے لیے، وہ ہوتے ہیں promises. بعض اوقات، جو وعدے کیے جاتے ہیں وہ جھوٹے ہوتے ہیں یا وہ صرف empty promises ہوتے ہیں۔ اسی طریقے سے پاکستان کی صورت حال میں جو الیکشن جیتا گیا، اس میں کچھ وعدے کیے گئے اور زیادہ تر وعدےdeliver نہیں کیے گئے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ future میں نہیں کیے جائیں گے۔ Resolution کا point یہ تھا کہ اس point in time پر we should not have an interim elections. Let it prolong for a little more time. Give it time.

اس کے ساتھ ساتھ اس قراداد میں ہم لوگ صرف ایک deadline دے سکتے ہیں تاکہ the resolution should resolve something. تو ایک deadline ہونی چاہیے کہ

interim elections اگر ہوتے بھی ہیں تو ان کی بنیاد کیا ہوتی ہے؟ کس reason کے behind, we should have an interim elections اور کیا ایسی reasons ہیں جو اگر ہوں تو interim elections کی ہمیں ضرورت نہیں پڑے گی۔ تو اس interim elections کا کوئی criteria set کرنا چاہیے۔ Standing Committee کو refer کرنا چاہیے کہ وہ اس کا ایک criteria formulate کر دیں۔ .Thank you sir

جناب سپیکر: جناب محترم وزیر اعظم صاحب۔

جناب وزیراعظم: بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں اعصام رحمانی اور کسی دوسرے فاضل ممبر کے درمیان کسی بھی ذاتی رنجش یا دوستی کے درمیان حصہ نہیں لوں گا بلکہ میں پارٹی پالیسی کے بارے میں بتاؤں گا کہ اس resolution کے مقاصد کیا ہیں اور کیا ہونے چاہیے تھے؟

اعصام رحمانی نے آخر میں آ کر ہمیں یہ بتایا کہ کہ یہ 58(2)(b) کو remove کرنے کے لیے تھی اور مارشل لاء کو close کرنے کے لیے تھی جبکہ جب سے speeches شروع ہوئی ہیں گرین پارٹی کی طرف سے، ہم نے یہ بات نہیں سنی۔ اب ان کا کہنا ہے کہ اس ریزولوشن کا essence اصل میں یہ تھا۔ ہمیں یہ بتایا جائے کہ ہم کب تک اس ریزولوشن کی essence کو سمجھتے رہیں گے یا اپنی قیاس آرائیوں کے بارے میں بات کریں گے۔ میری گزارش یہ ہے کہ جب resolution پیش کی جائے تو اس کے essence کے بارے میں شروع ہی میں بتا دیا جائے تا کہ آخری مقرر کو یہ زحمت نہ کرنی پڑے کہ وہاں پر کیا کیا جائے ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر! یہاں پر مارشل لاء کو close کرنے کی بات ہوئی کہ اس essence کے اندر مارشل لا ء کو close کرنا چاہیے تھا، جب مارشل لا یہاں پر آتا ہے تو وہ midterm ویسے ہی نہیں کراتا تو اگر مارشل لا کی بات ہوئی تھی تو اس کے اوپر تو midterm کی definition fit ہی نہیں ہوتی کیونکہ مارشل لا میں کبھی بھی midterm elections نہیں ہوتے۔

جناب سپیکر! ایک بات یہاں پر بتانا بہت ضروری ہے کہ اگر گورنمنٹ اگر کوئی present government اس طرح کی ریزولوشن کو accept کرلے تو وہ ایک no ووٹ کے مترادف ہو جائے گی کہ گورنمنٹ accept کر رہی ہے کہ اس کو prolong کیا جائے اور اس میں اتنی deficiency ہے کہ وہ صحیح طریقے سے نہیں چل سکتی۔ یہ تو ماننے والی بات ہے کہ ہم کمزور ہیں اور ہمیں ان چیزوں کے اوپر دھیان دینا چاہیے۔ حکومت کبھی بھی اس طرح کی قرارداد کو promote نہیں کرسکتی۔ ہمارے Minister for Law Parliamentary Affairs and Human Rights and Minister for Foreign Affairs and Defense نے یہ propose کیا تھا ان کے ministers کے ساتھ مل کر کہ democratic institutions کو strengthen کرنے کی بات کی جائے اور ان الفاظ کو نکالا جائے جو اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ گورنمنٹ کمزور ہے۔ میری ایک گزارش یہ بھی ہے کہ مسٹر عبداللہ زیدی جس resolution پر ہمارا اتفاق ہوا ہے وہ پارلیمنٹ میں پڑھ کر سنا

دیں اور دوسرا essence کے بارے میں پہلے ہی بتا دیا جائے تاکہ یہ ایوان پورا ڈیڑھ گھنٹہ قیاس آرائیوں سے محفوظ رہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی۔ عبداللہ زیدی صاحب!

Mr. Abdullah Zaidi: We have amended the resolution after consultation with the Blue Party and it has become more concrete.

جناب سپیکر: تو پھر kindly آپ اسے read کریں۔

Mr. Abdullah Zaidi: Mr. Speaker! I read it,

> "This house is of the opinion that the present political set up should complete its tenure. An active vigilant and objective assessment of the performance of the democratic government however, should continue."

Thank you.

Mr. Speaker: Now I put this motion to the House.

(The motion was carried unanimously)

Mr. Speaker: We break for prayers and lunch and than we will assemble around 2:30 pm.

(The House was adjourned for Zohar prayers and lunch to meet again at 2:30 pm)

(The session started after the Lunch break and Zohar prayers, at 2:30 pm.)

Mr. Speaker: Motion by Miss Maria Ishaq. Please go ahead.

Miss Maria Ishaq: I propose a motion that:

> "This House shall discuss women's right to divorce by supplementing the two Legislations: Muslim Marriages Act 1939 and Muslim Family Laws Ordinance 1961 as the former legislates divorce while the latter permits polygamous marriage but is silent on women's right to divorce; a clause to safeguard this fundamental right of women should be appended with both the legislations and shall not be crossed out in the contract of Nikkah, as is custom, to preserve this right given to women in Islam."

Honourable Speaker! Islam has done much to protect women's rights. There are certain beneficiary measures which are included for the sake of women. The wife can insert a clause in the marriage contract ensuring that the incompatibility of temperament, maltreatment, refusal of maintenance, unannounced journeys, the taking of another wife without consultation.

جناب سپیکر: محترمہ گل بانو۔

محترمہ گل بانو: بہت شکریہ جناب سپیکر۔ I fully agree with Maria Ishaq. میرے خیال سے اس motion کے against کوئی بھی نہیں بولے گا کیونکہ یہ عورت کا حق ہے جو کہ اسے مذہب نے دیا ہے، اسے state نے دیا ہے اور law میں بھی یہ right عورت کو ملا ہے۔ اگر clause No. 18 cut کر دیا جاتا ہے تو اس کے نتیجے میں یہ ہوتا ہے کہ عورت کو خلع لینے کے لیے direct family court سے رجوع کرنا پڑتا ہے اور ہمارے ہاں جو عدالتی نظام اور طریقہ کار ہے وہ کسی سے بھی ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ میں صرف لاہور کے بارے میں بتانا چاہوں گی کہ لاہور میں تقریباً 5000 کے لگ بھگ اس طرح کے خلع کے cases pending میں چل رہے ہیں۔ یہ تو ایک پڑھے لکھے شہر کی مثال میں آپ کو دے رہی ہوں، اس سے آپ پورے پاکستان میں عورتوں کی حالت کا اندازہ بخوبی لگا سکتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے پاکستانی معاشرے میں male and female ratio almost equal ہے، اس صورت میں rights بھی برابر ہونے چاہییں۔ اگر مرد طلاق دے سکتا ہے تو عورت کو بھی خلع کا حق حاصل ہونا چاہیے۔ ہمارے یہاں educated معاشرے میں ابھی تک یہ معلوم ہی نہیں کہ clause 18 میں کیا ہے؟ حتیٰ کہ میں اپنے بارے میں بھی کہوں گی کہ مجھے خود بھی اس motion سے پہلے معلوم نہیں تھا کہ 18 clause میں کیا موجود ہے۔ لہٰذا، awareness نہیں ہے، دوسرا اس موضوع پر بات ہی نہیں کی جاتی۔ میں یہاں یہ کہنا چاہوں گی کہ اس clause کو cross نہ کرنے سے women کوئی western kind of freedom کی بات نہیں کر رہی ہیں، یہ اس کا اپنا حق ہے جو کہ اس کو ملنا چاہیے۔

میں solutions کے حوالے سے کہنا چاہوں گی کہ چونکہ یہ personal issue ہے، اس میں آپ حکومت کی مداخلت کی تو بات کر ہی نہیں سکتے ہیں، ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے لوگوں میں، بالخصوص خواتین میں awareness پیدا کی جائے کہ وہ نکاح کے وقت اپنے حق کے لیے بات کریں۔ یہی میری گزارشات تھیں۔ شکریہ۔

جناب عمیر فرخ راجہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عمیر فرخ راجہ: جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بات کہنا چاہوں گا کہ ادھر ہمارے mover نے یہ motion move کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ یہ اسلام کے اندر عورت کا fundamental right ہے، تو میں ان سے اس بات کا تقاضا کروں گا کہ اگر اسلام میں،قرآن و حدیث میں کوئی بھی ایسی تعلیم ہے جہاں کہا گیا ہے کہ عورت کو طلاق دینے کا حق حاصل ہے، تو براہ مہربانی اس کا reference اس ایوان کے سامنے پیش کیا جائے۔

Mr. Speaker: I would announce the panel of chairmen for the current session:

1.	Mr. A.D. Tahir	Blue Party
2.	Mr. Hamid Hussain	-do-
3.	Mr. Usman Ali	-do-
4.	Mr. Umair Zafar Malik	Green Party
5.	Mr. Raheel Niazi	-do-
6.	Mr. Fawad Zia	-do-

Miss Maria Ishaq: Sir, a point of clarification.

Mr. Speaker: Yes, please.

Miss Maria Ishaq: Surah Al-Nisa, verse No. 128, "if a woman fears cruelty or desertion on her husband's part, there is no obstacle to their arranging an amicable settlement between them for which the wife must renounce some of her rights but if they return through reconciliation an peace through unselfishness, such a settlement is better than separation and divorce." Surah Al-Nisa, verse No. 19 stipulates, "Oh men, live with your wives in kindness and equity. If you dislike anything in them that may be the very point which God will use to bring about much blessing."

ایک صحابیہ تھی جمیلہ جو اہلیہ تھیں ثابت بن قیس کی، ان کو صرف اور صرف نبی کریم کی طرف سے طلاق کا حق دیا گیا تھا کیونکہ ان کو اپنے شوہر کی شکل پسند نہیں تھی ۔ جب حدیث اور قرآن شریف کی بات کرتے ہیں تو ہمارے پاس مثالیں موجود ہیں جب عورت کو صرف اس ایک بنیاد پر طلاق کا حق دیا گیا ہے تو اس سے کوئی عام آدمی یہ حق نہیں چھین سکتا۔ بہت شکریہ۔

(اس موقع پر محترمہ ڈپٹی سپیکر نے کرسیٔ صدارت سنبھالی)

جناب عمیر فرخ راجہ: محترمہ سپیکر صاحبہ! پوائنٹ آف آرڈر۔ سورہ نساء کی آیات کا ترجمہ تو سنایا گیا لیکن اس میں عورت کو divorce دینے کی بات نہیں ہے، اس میں صرف اور صرف عورت کو خلع مانگنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے نبی اکرم کا واقعہ سنایا ہے، پورا واقعہ کچھ یوں ہے کہ یہ صحابیہ نبی اکرم کے پاس گئی تھیں اور انہوں نے کہا تھا کہ میرا نکاح، میرے والد نے ایک ضعیف عمر شخص کے ساتھ کر دیا ہے، جس سے مجھے کوئی رغبت نہیں ہے۔ حضور نے اس کو طلاق کا حق نہیں دیا تھا بلکہ تنسیخ نکاح کا حکم دیا گیا تھا۔ اس میں طلاق کا حق پھر بھی عورت کو حاصل نہیں تھا۔

محترمہ ماریہ اسحاق: جناب سپیکر! Point of clarification…..

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فاضل رکن نے ابھی بالکل ایک اور مثال ہمارے سامنے پیش کی ہے۔ تنسیخ نکاح طلاق ہی کی ایک شکل ہے۔ طلاق کا مطلب کیا ہے؟ طلاق کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک مرد اور ایک عورت نکاح کا رشتہ توڑ دیں۔ دوسری بات جو سورۃ نساء کی آیات کی translations quote کی گئی ہیں، اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ طلاق last resort ہوتی ہے۔ کوئی بھی طلاق جان بوجھ کر یا اپنی مرضی یا خواہش سے نہیں لیتا، حالات اس امر پر مجبور کر دیتے ہیں۔ بالکل reconciliation کی ضرورت ہے لیکن اگر کوئی reconciliation کا راستہ ہی نہ رہے، تو کوئی تو ایسا راستہ ہوگا جس سے ایک عورت اپنے مفادات کو safeguard کر سکے اور اپنی integrity کو برقرار رکھ سکے۔ شکریہ جی۔

جناب احمد نور: پوائنٹ آف آرڈر، محترمہ سپیکر۔ جو بات اس motion کی mover نے کی ہے، اسلام ظلم کا مذہب نہیں ہے، اسلام انصاف چاہتا ہے اور ہم اس بات پر believe کرتے ہیں کہ اگر ایک عورت کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے تو اس کی دادرسی کے لیے بھی ہمارے مذہب میں کوئی طریقہ کار ہوگا۔ ہمارا مذہب ظلم کا مذہب ہر گز نہیں ہے۔

جناب فواد ضیاء: محترمہ سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی فواد صاحب۔

جناب فواد ضیاء: بہت شکریہ محترمہ سپیکر صاحبہ۔ میں یہاں پر ایک وضاحت کرنا چاہوں گا کہ جب وہ صحابیہ حضور پاک کے پاس گئیں اور انہوں نے اپنا مدعا بیان کیا تو یہاں پر اسلام نے اجماع کے تحت عورت کو جو خلع کا right دیا ہے، وہ یہی ہے کہ وہ third party affiliation کے ساتھ ہوگا یعنی کہ straight away, direct divorce declare نہیں کرسکتیں جس طرح کہ شوہر کے case میں ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

باقی یہ ہے اگر .....third party جس طرح حضور پاک کی مثال بہن نے دی ہے اور کوئی بھی اس طرح کی کوئی figure جیسا کہ وکیل جو عورت کی طرف سے ہوتی ہے، اس کی شمولیت ہو تو اس میں آپ marriage contract کو ختم کر سکتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب وقار نیئر: محترمہ سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی وقار صاحب۔

جناب وقار نیئر: میں ایوان کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہوں گا کہ طلاق کا جو حق مرد کو دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اگر وہ تین دفعہ طلاق کا لفظ استعمال کرے تو نکاح نامہ null and void consider کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد دوبارہ اسی نکاح میں داخل ہونے کی شرط یہ ہے کہ پہلے دونوں فریق کسی اور سے نکاح میں داخل ہوں اور اس کے بعد وہ دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔

(مداخلت)

سید محسن رضا: پوائنٹ آف آرڈر میڈم سپیکر۔ یہ جس second marriage کا ذکر کیا گیا ہے، اس کو عرف عام میں حلالہ کہتے ہیں اور آپ قرآن مجید یا حدیث نبوی سے یہ بات ثابت نہیں کر سکتے کہ یہ حلالہ کوئی جائز چیز ہے۔ یہ کھلم کھلا بدکرداری ہے۔ یہ میں full confidence کے ساتھ on record بات کر رہا ہوں۔ بہت شکریہ۔

(مداخلت)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عثمان صاحب۔

جناب چوہدری عثمان: میں نے اسی لیے second marriage کا لفظ استعمال کیا ہے کیونکہ حلالہ جیسی کوئی term نہیں ہے۔ لیکن واپس آنے کے لیے ضروری ہے کہ اس عورت نے ایک دوسرے آدمی سے شادی کی ہو اور پھر اس میں ایسی کوئی سوچ نہ ہو کہ اس نے واپس آنے کے لیے ایسا کیا ہے۔

(مداخلت)

جناب نیاز مصطفے: میڈم سپیکر! ایک professional advocate ہونے کے ناطے میں ایک چیز کی وضاحت کرنا چاہوں گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی نیاز صاحب۔

جناب نیاز مصطفے: محترمہ سپیکر صاحبہ! یہ جو باتیں یہاں پر حلالہ کے حوالے سے ہو رہی ہیں، میں اپنی تقریر بعد میں کروں گا لیکن میں ایک simple بات سب دوستوں کو بتا دوں کہ

Madam Deputy Speaker: Niaz sahib! You should take your turn and say whatever you wanted to say this time now. You just continue with your speech now. You wouldn’t get a chance again because we have so many people to speak.

Mr. Niaz Mustafa: Sorry Madam. Then I will speak on my turn.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ انصر حسین۔

محترم انصر حسین: شکریہ محترمہ ڈپٹی سپیکر صاحبہ۔ سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسلام میں یہ بھی نہیں ہے کہ عورت کو right to divorce نہیں دینا چاہیے بلکہ فاضل رکن نے جو باتیں کہی ہیں، اسلام زیادہ اس طرف tilted ہے کہ عورتوں کو ان کے حقوق ملنے چاہییں۔ جہاں اسلام یہ کہتا ہے وہاں classical jurists یہ کہتے ہیں کہ بھئی عورت کو right to divorce نہیں ہے البتہ طلاق تفویض ہے جس کے تحت اسلام نے عورت کو right to divorce, delegate کیا ہے لیکن یہ انتہائی افسوس اور شرم کی بات ہے کہ نکاح نامے میں جو کالم ہے، اس میں یہ پورشن کاٹ دیا جاتا ہے۔ اس طرح عورت کو اس کے inherent right کو exercise کرنے سے روک دیا جاتا

ہے۔ وہ اس چیز سے محروم رہ جاتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ Islam is a complete code of life اسلام نے ہر aspect پر بات کی ہے اور اسلام نے ایک بہت خوبصورت concept دیا ہے اور وہ ہے اجتہاد۔ اسلام ایک flexible religion ہے تاکہ ہم accordingly adjust کرسکیں۔ چونکہ اسلام میں اجتہاد کا concept ہے تو پارلیمنٹ کو اس بارے میں قانون سازی کرنی چاہیے۔ اسلام نے نکاح کو civil contract قرار دیا ہے جس میں دونوں partners کے rights guaranteed ہوتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں اسلامی نظریاتی کونسل نے ایک reference پیش کی تھی جس میں بہت ہی reasonable suggestions تھیں لیکن بہت افسوس کی بات ہے اور یہ ہمارا ایک المیہ ہے کہ اس کو دوبارہ reject کیا گیا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سعدان ناصر۔

جناب سعدان ناصر: بہت شکریہ میڈم سپیکر۔ میں یہاں پر کچھ flaws highlight کرنا چاہوں گا جو ہمارے current system میں exist کرتے ہیں۔ یہ flaws ناانصافیاں ہیں جو خواتین کے ساتھ کی جاتی ہیں۔ ان میں سب سے پہلی یہ ہے کہ خلع کا case جب file کیا جاتا ہے تو اس کے نتیجے میں ایک عورت کو اپنا مہر surrender کرنا پڑتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مہر نہیں لے سکتی اگر اس نے خلع کا case file کیا ہے۔ اس case کو process ہونے میں کم از کم 90 دن لگتے ہیں اور اس کے process ہونے کے دوران خواتین کو کچھ proofs پیش کرنے پڑتے ہیں کہ وہ divorce deserve کرتی ہیں یا نہیں۔ اس چیز کو prove کرنا ہمارے system میں کوئی آسان چیز نہیں ہے۔ اس کے علاوہ جب بھی کوئی دوسری شادی کی جاتی ہے تو ان کا کوئی consent نہیں لیا جاتا، یہ بھی ایک بہت بڑا flaw ہے۔ اس کے علاوہ یہ ہے کہ ان کو نکاح نامے میں right of divorce کے خانے میں، ان سے پوچھے بغیر نکاح خواں اسے کاٹ دیتے ہیں۔ یہ کچھ flaws ہیں، انہیں دور کرنے کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل نے کچھ سفارشات دی تھیں۔ ان سفارشات میں جو سب سے پہلی تھی وہ یہی تھی کہ خلع کا case جب file ہو اور اگر وہ تین مہینوں تک process نہ ہو تو automatically divorce ہو جاتی ہے۔ یعنی کہ indirectly انہوں نے divorce کا right عورتوں کو دے دیا تھا۔

اس کے علاوہ verbal divorce کو انہوں نے negate کیا تھا کہ تین بار صرف verbal divorce سے divorce نہ ہو بلکہ ایک written divorce ہی ہو سکے، اس کے علاوہ verbal نہ ہو سکے۔ تو ان recommendations کو باقی scholars نے کافی برے طریقے سے لیا۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہمیشہ اسی طرح سے ہوتا ہے کہ جب بھی کوئی خواتین کا bill لایا جاتا ہے تو جو ایک لابی ہے ہماری، وہ اسی طرح سے اس کو deal کرتی ہے۔ میرے خیال سے ابھی وقت آگیا ہے کہ ہمیں اس change کو start کرنا پڑے گا اور خواتین کے حقوق کے حوالے سے جو bill آتے ہیں، ان پر seriously اور bold steps لینے کی ضرورت پڑے گی۔ شکریہ جی۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Zahidullah Wazir sahib.

جناب زاہداللہ وزیر: میڈم! میں نے اس موضوع پر کچھ بھی نہیں بولنا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب نیاز مصطفیٰ۔

جناب نیاز مصطفیٰ: بہت شکریہ محترمہ سپیکر صاحبہ۔ اس motion کی mover نے یہ mention کیا ہے کہ Family Court Marriages Act, 1935 and 1961 تو میرے خیال میں she does have an idea of these two ordinances but she doesn't have idea of 1965 Family Court Ordinance. انہیں وہ دیکھنا چاہیے جس میں دو specified باتیں ہیں۔ پہلی ہے dissolution of marriage by *Talaq* اور دوسری option جو section 10 میں بیان کی گئی ہے، اس میں یہ کہا گیا ہے dissolution of marriage by other than *Talaq* جس میں فسخ/تنسیخ اور خلع آتا ہے۔ اب ان دونوں میں فرق یہ ہے، total 25 columns ہیں نکاح فارم میں، جس میں column No. 18کو یہاں debate کیا جا رہا ہے۔ یہ محترمہ بات کر رہی ہیں طلاق تفویض کے بارے میں۔ As I am a professional advocate, I do have idea of it کہ میں تھوڑا سا brief کردوں۔

جب طلاق تفویض کی بات کی جاتی ہے تو in fact Nikkah is an agreement between the parties اور وہ سب ostensible ہوتا ہے جب بھی parties negotiate کرتی ہیں شادی کے لیے تو اس پر debate ہوتا ہے کہ یہ شرط، یہ شرط اور یہ شرط لاگو ہوگی۔ جیسے یہ مکان لکھواتے ہیں، زمین لکھواتے ہیں، مہر لکھواتے ہیں، this is one of the columns لیکن عام طور پر کیونکہ خواتین کو پتا نہیں ہوتا یا parents اس کو بہتر نہیں سمجھتے، کیونکہ یہاں influence زیادہ parties کے parents کا ہوتا ہے، تو وہ اسے بہتر نہ سمجھتے ہوئے column کاٹ دیتے ہیں۔ But it doesn't mean that she has lost the right of Talaq. She can get that right by the process of court. اور اس کے لیے اسے خلع یا تنسیخ کے لیے جانا ہوتا ہے۔ لیکن اس میں جو سب سے اہم بات ہے وہ یہ ہے کہ جب خاتون عدالت میں جاتی ہے کہ مجھے خلع یا تنسیخ چاہیے، تو in fact she has to return the benefits what she has taken out of the husband. یہ خاص بات ہوتی ہے۔ یہاں جو طلاق تفویض کی بات ہو رہی ہے کہ اس کو نہ کاٹا جائے، this is not possible at least کہ دو parties contract کر رہی ہیں اور کسی کو compel کیا جائے کہ آپ یہ نہ کاٹیں how is that possible? پارٹی جب خود اسے mutually نہیں کر رہی ہے کہ I don't want to be delegated this right. In fact Talaq-e-Tafweez does mean to say it delegated right given to the wife by the husband. جب خاتون خود نہیں لے رہی تو پھر اس کو نہیں کہا جاسکتا کہ وہ نہیں لے سکتی this is an abstract and vogue sort of motion.

دوسرا جو حلالہ اور اجتہاد کی بات کی گئی ہے، اس میں حلالہ یہ ہوتا ہے کہ جب شادی ایک دفعہ dissolve ہو جاتی ہے، اس کے لیے within the 90 days, you have to give notice to the reconciliation courts یعنی یونین کونسل کے چیئرمین کو دینا ہوتا ہے اوروہ reconciliation کی کوششیں بھی کرتا ہے۔ اگر وہ کامیاب نہ ہوں تو پھر 90 days کے بعد وہ طلاق effective ہو جاتی ہے۔ اس سے پہلے نہ حلالہ ہو سکتا ہے اور اگر شادی ہو چکی ہو پہلے تو اس کو days of purity یعنی عدت کے دن گزارنے ہوتے ہیں، اس سے پہلے طلاق نہیں ہوتی، یہ بات واضح ہونی چاہیے۔ اگر ایک دفعہ طلاق

دینے کے بعد شادی کرنی ہی ہے تو اس کے لیے یہ طریق کار ہے کہ woman has to she can come back Islamically اور اسی صورت میں get marry with another man کہ یا تو وہ مر جائے یا وہ خود willingly اس کو طلاق دے دے جبکہ حلالہ میں ایسے ہوتا ہے کہ صرف اور صرف شادی کرتے ہیں چاہے وہ ایک دو دنوں کے لیے شادی ہو، پھر اسے طلاق دے دیتے ہیں اور پھر اس کے بعد وہ دوبار شادی کر لیتے ہیں، this is quite wrong and un-Islamic. Thank you.

Miss Maria Ishaq: Madam Deputy Speaker! Point of clarification.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی ماریہ صاحبہ۔

محترمہ ماریہ اسحاق: جیسا کہ ان معزز رکن نے ابھی 1965 کے فیملی ایکٹ کا حوالہ دیا، میں بتادوں کہ 2002 میں یہ latest amendments آئی تھیں جس میں 90 days والا طریقہ کار موجود ہے۔ دوسری بات انہوں نے کی کہ awareness نہیں ہے، اگر awareness نہیں تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مرد عورت کا حق مارلیں۔ اگر awareness نہیں ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس clause کو ہی cut کر دیا جائے۔ اگر awarenss نہیں ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس حق کو ہی نہ دیا جائے جو کہ ایک عورت کو نہ صرف ایک انسان نے بلکہ خدا تعالیٰ نے خود دیا ہے اور طلاق کوئی اپنی مرضی سے نہیں لیتا .Talaq is the last resort آپ کہتے ہیں کہ وہ وکیل سے رجوع کرے، وہ عدالت میں جائے۔ کتنے سال وہ انتظار کرتی رہے کہ اس کو طلاق دی جائے گی؟ پندرہ سال، بیس سال۔ اس کی تو زندگی خراب ہوگئی اور جو مرد ہے، وہ دوسری شادی کر کے بیٹھ گیا۔ Thank you

Madam Deputy Speaker: Niaz sahib! Actually we are running short of time, we have another agenda as well. So, please sit down, we have a long list from the Green Party actually.

جناب نیاز مصطفیٰ: میں صرف اتنا کہنا چاہ رہا ہوں کہ ہائی کورٹ کی یہ regulation ہے کہ چار مہینوں میں family dispute حل ہونا چاہیے۔ اگر ہم further proceed کرتے ہیں تو اس پر صرف debate ہی ہوگی، اس پر ہمارے درمیان کوئی understanding develop نہیں ہو سکے گی۔ صرف چار مہینوں کا وقت ہے، جس میں یہ case conclude کرنا ہوتا ہے اور اس کے لیے اور کچھ نہیں ہے۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Ch. Usman Ahmed.

چوہدری عثمان: بہت شکریہ۔ محترمہ سپیکر صاحبہ! سب سے پہلے میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جو بھی discussion ہو رہی ہے، ہمیں ایک healthy aspect دیکھتے رہنا چاہیے، male chauvinism کا tag نہ لگایا جائے، ground realities پر بات کرنی چاہیے۔ میں کہوں گا کہ یہ motion ایک اچھی کوشش ہے جب ہم حقوق نسواں کے حوالے سے دیکھتے ہیں لیکن ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ یہاں پر بڑا specific ہو کر یہ کہا گیا ہے کہ the section shall not be crossed جس میں عورت کو divorce دینے کا right ملتا ہے۔ یہ practically اس لیے possible نہیں ہے کہ---- خیر ہم لوگ تو اتنا علم نہیں

رکھتے، لیکن کوئی عالم یا مفتی خاتون نکاح میں آنے لگتی ہیں اور وہ یہ کہتی ہیں کہ میرا علم یا میری تحقیق یہ بتاتی ہے کہ یہ شرعی چیز نہیں ہے تو ہم اسے compel نہیں کر سکتے کہ وہ اس کو cross نہ لگائے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

دوسری بات، مجھے قانون کی terms وغیرہ کا تو اتنا idea نہیں ہے، ہمارے اور بہت expert lawyers بھی یہاں پر بیٹھے ہیں، ماریہ صاحبہ نے خود بھی اس پر تحقیق کی ہے، لیکن مجھے اگر نیاز صاحب بتادیں کہ آیا the dissolution of Muslim Marriage Act practical ہے ابھی پاکستان میں، اس میں وہ conditions لکھی ہوئی ہیں کہ اگر آپ کہیں تو تھوڑا سا وقت ہے لیکن میں آپ کو کچھ clauses read out کردوں اس سے ہمیں idea ہو جائے گاکہ ہمارا Pakistani law وہ right ضرور دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ خانہ نکاح نامے میں ہے۔ اگر وہ خانہ نہ ہوتب ہمیں debate کرنی چاہیے rather than کہ ہم اس کو cross لگانے یا نہ لگانے کی بات کریں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

I will read it out. It is section 2 of the Dissolution of Muslim Marriage Act. "A women married under Muslim law shall be entitled to obtain a verdict for the dissolution of her marriage on any one or more of the following grounds namely," I will just mention a few…..

"a) That the whereabouts of the husband have not been known for a period of four years.

b) That the Husband has neglected or has foiled to provide for her maintenance for a period of two years.

c) That the husband has taken and additional wife in contravention of the provision of Muslim Family Law Ordinance…….

And so on and so forth and in the last provision that's given is that:

d) The husband treats her with cruelty i.e. habitually assaults her, associate with women of evil repute, attempts to force her to lead an immoral life or so and so on so forth.

تو یہ صرف ایک مثال تھی، اگر ہم تھوڑا اور read out کریں تو ہمیں اور clarifications ملیں گی کہ Pakistani law اس right کو already safeguard کرچکا ہے اس پر ہمیں بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔Thank you very much.

(ڈیسک بجائے گئے)

Ms. Maria Ishaq: Madam Deputy Speaker. Madam Deputy Speaker, a point of clarification.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی ماریہ صاحبہ۔

محترمہ ماریہ اسحاق: یہ جو انہوں نے کچھ measures بتائی ہیں جن کے through ایک عورت کو جو clause کے اندرdivorce کا right دیا گیا ہے یہ میں شروع ہی میں بتا چکی تھی۔ دوسری بات کہ جو بات debatable ہےوہ ہے اس کے crossing out ہونے کی۔ جیسا کہ شروع میں نکاح نامے کی موجودگی کا کوئی evidence نہیں تھا، نکاح ہوتا تھا گواہوں کی موجودگی میں،written contract کا کہیں پر ذکر نہیں تھا، اب written contract کے اندر نکاح کا پورا ایک agreement بنتا ہے اور اس agreement میں cross out کرنے کا مطب یہ ہے کہ وہ right چھوڑ دیا گیا ہے ، وہ right واپس کردیا گیاہے۔ اگر کوئی بھی عورت اپنی مرضی سے وہ right نہیں چھوڑتی ہے، اگر آپ وہ clause cross out کردیتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ both the parties have mutually consented to it. ہونا تو یہ چاہیے کہ کچھ ایسے measures لیے جائیں جس میں نکاح خواں اس clause کو cross out نہ کرسکے۔ .Thank you

Madam Deputy Speaker: Thank you. Usman Ali.

جناب عثمان علی: بہت شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر۔ پہلے تو میں اس motion کے mover کو خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا جس نےاس serious issue کو جو کہ کچھ حد تک overlook بھی ہوگیا ہے، اس کو floor پر لایا۔

یہ issue serious violation of women rights constitute کرتا ہے - اس motion میں جو دو parts ہیں، ایک ہے supplementation of the Muslim Family Law Ordinance 1961 کی بات ہوتی ہے۔ Family Law Ordinance 1961 جو کہ ادھر کچھ حد تک explain بھی کیا جاچکا ہے، اس میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ ایک بڑا ہی draconian law ہے، اس میں discrimination بڑی حد تک ہے، male کو تو polygamous marriage کا حق دیا گیا ہے مگر at the same time female کے حق پر silent رہا گیا ہے۔ اسلام میں یہ سب کچھ specified ہے even Islamic Ideology Council جس کو کہ اسلامی نظریاتی کونسل بھی کہتےہیں، اس نے بھی یہ کہا ہے کہ عورت کو حق ہے تو پھر silence کا مطلب کیا ہے۔ اگر اس کا حق نہیں ہے تو بس straight away لکھ دوکہ حق نہیں ہے اور اگر ہے تو بس لکھ دو کہ حق ہے۔ Silence کیا مطلب ہوتا ہے؟ تو supplementation اس کی بہت ضروری ہے۔

دوسری بات ، نکاح نامے میں جو crossing out کی بات ہو رہی ہے جو کہ divorce کے حق سے متعلق ہے، تو یہ actually denial of the right of the women ہے۔ جب آپ ان کو یہ پتا چلنے ہی نہیں دیتے کہ اس کے پاس یہ حق ہے یا نہیں------ اس سے اگر پوچھا جائے تو اس سے عورت کو ایک بڑی psychological security مل جائے گی، اس کو پتا چل جائے گا کہ اس کا حق کیا ہے۔ اس کے علاوہ اگر یہ practice exercise ہو جاتی ہے تو کچھ خدشات ایسے ہیں کہ social instability آئے گی اور divorce rate بڑھ جائے گا۔ اگر اس سے divorce rate اور اگر social instability at the expense of women victimization ہے اور at the cost of cruelty on the women ہے

تو ہمیں وہ social stability چاہیے ہی نہیں جس میں آپ عورت کو قربانی کا بکرا بنا دیتے ہیں اور آپ ان سے سب کچھ expectکر رہے ہوتے ہیں۔

طلاق ایک ایسی treaty ہے جو کہ عورت کو ایک safe passage provide کرتی ہے۔ آپ اگر دیکھیں تو divorce rate اگر NWFP اور بلوچستان میں کم ہے تو وہاں honour killings بھی زیادہ ہیں۔ اس طرح social stability اگر لانی ہو تو ہمیں مرد سے unilateral right of divorce کو بھی ہمیں curb کرنا ہوگا۔ ابھی جو اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات آئی ہیں ، اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ طلاق کم از کم verbal نہیں ہونی چاہیے۔ ہم نے تو مرد کو یہ حق دیا ہے کہ وہ verbally تین دفعہ کہہ دے اور طلاق ہو گئی جبکہ ہم کہتے ہیں کہ عورت court میں جائے اور کیس فائل کرے پھر تین مہینے کی struggle کے بعد اس کو اپنا حق ملے ۔ کم از کم equality کی فضا ہونی چاہیے۔ Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Umair Zafar Malik.

جناب عمیر ظفر ملک: محترمہ ڈپٹی سپیکر! بہت شکریہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

Three things need to be clarified here. First of all, Islam does give the right of dissolution of marriage to both the man and the women but the idea is that when the man decides to get out of the marriage, he has a right of direct divorce, the woman does not. This should be made very clear. The only right that Islam gives to the woman is of seeking divorce and not divorcing the man. The woman can only seek through third party mediation and that is what is called *Khulah* (خلع). So, Islam does not give the right of direct divorce to the woman, this need to be clarified.

The column 18 that has been talked about a pretty regularly in this debate, gives this right subject to the agreement of both the partners. If any of the two thinks or feels that this right should not be given to the woman, then this right is crossed out. As this resolution is proposing that this right should always be given and the column can never be crossed, this is impractical as Mr. Usman mentioned that there are people who believe as a part of their faith that this right should be crossed out. So, this is their basic human right to follow their religion and hence cross out the right if they feel so.

Another point is that we have been speculating a lot, we have heard statements like میرے خیال سے اسلام میں اس کا بھی کچھ ہوگا، let us not speculate a lot. Talk about things that we are certain about. One of the members from the Blue Side of the House said that divorce is a way of getting out of marriage and avoiding cruelty for women. The Islamic idea of *Khulah* actually ensures that. The third party mediation is supposed to protect the woman. This indeed, is a male dominated society, the male can afford to give direct divorce but if the female enters into such an action, she can be victimized and persecuted for that.

So, the idea of third party mediation is only to protect the woman. The court or the lawyer or the family of either of the spouse is supposed to protect the woman in the situation of *Khulah*.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Waqas Aslam Rana

جناب وقاص اسلم رانا: محترمہ ڈپٹی سپیکر! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ بڑی اچھی بات ہے کہ ایک healthy debate ہو رہی ہے because this is not a resolution یہ ایک motion ہے جو ایوان کے سامنے present کیا گیا ہے تو I think we should not loose site of the fact کہ یہ ایک motion ہے۔ جہاں تک اس میں legal question involved ہیں تو I would start of by saying کہ اس معاملے کو ہماری Standing Committee on Legal Affairs کو refer کرنا چاہیے۔

اب coming to the facts at hand, I think ایک بڑا main issue debate بار بار ہو رہا ہے کہ جی نکاح کے contract میں خواتین کے لیے جو divorce کا حق ہے اس کو cross out کیا جاتا ہے تو یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ اگر ایک contract پر ایک چیز crossed ہے اور اس پر دونوں پارٹیوں کے sign ہیں تو بالکل قانون کی نظر میں وہ ایک binding contract ہے اور وہ دونوں کی agreement سے ہوگا۔ لیکن کیا ہمیں اس بات کا جائزہ نہیں لینا چاہیے کہ پاکستان کا جو social structure ہے جو demographics ہیں، آپ دیکھیں کہ تقریباً 70% پاکستان کی پاپولیشن rural areas میں ہے جہاں پر illiteracy بہت high ہے جس کی مجھے کوئی further explanation کرنی کی ضرورت نہیں ہے، now given all these facts is it not possible کیا یہ possibility بھی نہیں arise کرتی کہ کسی خاتون کا نکاح کرتے وقت اسے forcibly cross out کیا گیا ہے؟ میرا خیال ہے اپوزیشن کی طرف سے اس چیز کو admit نہیں کیا جا رہا کہ اس کی possibility بھی ہے۔ ظاہر ہے ہم کوئی ایسی بات نہیں کر رہے کہ یہ غیر قانونی ہے لیکن قانون سے بالاتر ہمیں social realties کو بھی دیکھنا پڑے گا کہ آخر اس ملک جس میں سولہ سترہ کروڑ عوام ہیں ادھر actually ہوتا کیا ہے۔ جیسے میں نے point out کیا کہ نہ صرف rural areas میں بلکہ urban areas میں بھی بہت ایسے لوگ ہیں جن کو شاید اپنا نام بھی لکھنا نہیں آتا۔ اب ایک ایسی عورت جس کو اپنا نام لکھنا نہیں آتا، کیا یہ possibility نہیں ہے کہ اسے نہیں پتا ہوگا کہ یہ cross out کرنے کی implications کیا ہیں۔

محترمہ سپیکر! میری humble request پورے ہاؤس سے یہ ہے کہ ہمارا آخری sentence اس motion میں add کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اس پر اس طرح کی debate ہو اور کوئی ایسی suggestions generate ہوں ہاؤس سے کہ اس چیز کو کیسے ختم کیا جائے۔ Obviously the first step to a lot of problems in Pakistan is کہ آپ education کے اوپر focus کریں تاکہ مرد اور خواتین دونوں کو awareness ہو کہ وہ جب ایک contract پر sign کرتے ہیں تو اس کا مطلب کیا ہے؟ اس کے علاوہ obviously awareness programs کی بھی ضرورت ہے۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ خواتین کو specially بتائیں کہ نکاح نامے میں جو لکھا ہے اس کا مطلب کیا ہے۔

جس point پر میں اپنی بات ختم کروں گا وہ یہ ہے کہ جو اپوزیشن کی طرف سے rebuttals آئے وہ legal view میں تو بالکل ٹھیک ہے لیکن وہ کیوں اس social reality کا سامنا نہیں کرنا چاہتے کہ بہت ساری ایسی خواتین ہیں ، جن کے نہ چاہتے ہوئے یا ان کو پتا نہیں ہوتا کہ اس نکاح نامے پر لکھا کیا ہے اور ان سے حق چھینا جا رہا ہے اگر وہ clause cross out کی گئی ہے۔Thank you.

Mr. Umair Zafar: Point of order, madam.

Madam Deputy Speaker: Umair sahib! We are running out of time actually and we have four more speakers. Please have a seat. Honourable Ahmed Javaid.

جناب احمد جاوید: شکریہ محترمہ سپیکر صاحبہ۔ تھوڑی سی کچھ clarifications دینا چاہوں گا میں شروع میں جو پہلے بھی mentioned کی گئی ہیں لیکن غالبًا سمجھی نہیں جا رہی ہیں۔ اس میں دو major چیزیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس motion سے جو ہمیں understanding مل رہی ہے، یہاں پر direct divorce کے right کو discuss کیا جا رہا ہے اور یہاں پر direct divorce کے right کی enforcement کو discuss کیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی clarification دی گئی کہ عورت کو direct divorce کا right, directly اسلام کے اندر نہیں دیا گیا۔ جو سورة النسا کو quote کیا گیا، اس میں بھی یہ بات کافی clear تھی کہ mediation کے through یہ right دیا گیا ہے۔یعنی حق خلع کا ہے direct divorce کا نہیں ہے۔

اب آتے ہیں پاکستانی قانون پر۔ پاکستانی قانون کے اندر یہ ایک delegated right کے طور پر دیا گیا ہے کہ اگر مرد اور عورت دونوں کی رضامندی سے یہ right اگر عورت کو مرد دینا چاہے اور عورت اس right کو accept کرنا چاہے تو تب یہ right دیا جاسکتا ہے اور وہ چیز یہ column 18 بار بار discuss ہو رہا ہے اس کے اندر آتی ہے۔ اب یہاں پر بات یہ ہے کہ اگر اس کو cross out کیا جا رہا ہے، وقاص رانا صاحب نے بڑی ایک important بات کی کہ پاکستا کی جو social reality ہے اس میں اس چیز کو at times without the female consent شاید cross out کیا جا رہا ہے۔ The thing is کہ یہ پہلے ایک delegated right ہے، if you go by the Islamic Sprit اگر جو بندہ delegate کررہا ہے وہ delegate نہیں کرنا چاہ رہا تو then through contract, through law, under law that cannot be enforced.

(ڈیسک بجائے گئے)

تاہم، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم عورت کے حقوق کے خلاف ہیں۔یہ جو male chauvinistic impression دیا جا رہا ہے ہماری پارٹی کا، یہ نہیں ہے۔ ہم جس چیز کو advocate کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ خلع کا right throughout عورت کے پاس رہتا ہے اور اس right کو use کیا جاسکتا ہے۔ اس کے اندر جو بیس سال کی شاید مثال دی گئی، اس کے اندر اس کو ہماری طرف سے clarify بھی کیا گیا کہ چار مہینے کا total time period required ہے اور اس چیز کو implement کرنے کے لیے I think instead of

وہ تو under any circumstances نہیں ہونا چاہیے column cross out کہ جی یہ saying contract کی validity کو ہی یہ چیز ختم کردیتی ہے۔ I think the point thing is that awareness create کرنی چاہیے on what this clause says and what its implications are تاکہ forcibly جو وقاص صاحب نے point raise کیا، یہ چیز نہ eliminate کی جاسکے۔ ساتھ ساتھ جو خلع کے process کو streamline کرنے کے لیے، آپ اس timing کو یا جو evidences required ہیں اس کو improve کرسکتے ہیں۔ However saying that delegated right کو compulsory دنیا چاہیے that is against the spirit of law and that should be understood. بہت شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Muhammad Khalil Tahir.

جناب خلیل طاہر: Thank you Madam Speaker. میری بہن ماریہ اسحاق نے اچھی motion پیش کی ۔ محترمہ سپیکر صاحبہ! میں ایک وکیل ہوں اور اسلام آباد ڈسٹرکٹ کورٹ میں practice کرتا ہوں۔ مجھے تقریباً ایک سال ہو گیا ہے۔ میں آپ کو اپنا تھوڑا سا experience بتانا چاہتا ہوں۔ ہمارے ملک میں دو قسم کی courts کام کر رہی ہیں family matters کے لیے۔ ایک arbitration council ہے اور دوسری family courts ہے۔

مصالحتی کونسل یونین کونسل کی سطح پرکام کرتی ہے۔ اس میں ایک یونین کونسل کا چیئرمین ہوتا ہے اور اس کے کل تین members ہوتے ہیں۔ اس میں ایک مرد کی طرف سے اور ایک عورت کی طرف سے ہوتا ہے وہ اس کو discuss کرتے ہیں۔ عموماً ہمارے ملک میں خلع کے لیے arbitration council سے رجوع نہیں کیا جاتا۔ لوگ فیملی کورٹس میں جاتے ہیں اور فیملی کورٹس میں within three months اس کا فیصلہ ہوتا ہے۔ یہ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ سے directions آئی ہوئی ہیں کہ family matters کو تین ماہ کے اندر اندر dispose off کیا جائے ۔

یہاں پر بڑی اچھی debate ہوئی ہے اور یہ بات ہوئی کہ عورت کو یہ حق دیا جائے کہ وہ جب چاہے جیسے مرد divorce دیتا ہے ویسے divorce دے سکے۔ ایک سال کے تجربے کے دوران یہاں پر میں نے دیکھا ہے کہ شادی کو ایک سال یا دو سال کا عرصہ گزرا ہوتا ہے اور عورت خلع کے لیے کورٹ میں آ جاتی ہے۔ ہمارے معاشرے میں برداشت کی بہت زیادہ کمی ہے۔ ہم West کی تقلید کر رہے ہیں اور ہم یہ نہیں دیکھتے کہ ہمارا خاندانی نظام بری طرح بکھر رہا ہے اور متاثر ہو رہا ہے۔ عورت کو خلع کا حق دیا گیا ہے اس کے تحت عورت کورٹ سے divorce لے سکتی ہیں within three months اور اس کے بعد جو three months کے لیے آپ arbitration council کے پاس application دیتی ہیں اس کے three or four months کے بعد جب عدت کا period complete ہوتا ہے تو آپ دوسری شادی کرسکتی ہیں۔ یہاں پر اتنا زیادہ حق دیا گیا ہے خدا کے لیے آپ مزید طلاق کا حق نہ مانگیں ورنہ ہمارا خاندانی نظام بالکل ختم ہوجائے گا۔

(ڈیسک بجائے گئے)

میں نے کورٹ میں بڑے جذباتی مناظر بھی دیکھے ہیں کہ وہاں پر جب بچے کو والدہ کی تحویل میں دیا جا رہا ہوتا ہے تو وہ رو رہا ہوتا ہے کہ نہیں جی میں والد کے پاس جاؤں گا ۔ جب والد کو دیا جارہا ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ نہیں میں والدہ کے پاس رہوں گا۔ تو اس سے ہمارا خاندانی نظام بری طرح متاثر ہو رہا ہے اس کو control کیجیے۔

جہاں تک حلالہ کے بارے میں misconception ہے تو بات یہ ہے کہ مرد کو حق دیا گیا ہے تین طلاقوں کا۔ پہلی کے بعد وہ دوبارہ رجوع کرسکتا ہے، دوسری کے بعد بھی وہ رجوع کرسکتا ہے جبکہ تیسری طلاق کے بعد وہ کسی صورت میں اپنی پہلی بیوی سے دوبارہ شادی نہیں کرسکتا۔ حلالہ totally against Islam ہے۔ اسلام میں حلالے کے بارے میں کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔ یہ ہمارے ملا حضرات نے گھڑا ہوا ہے اور من گھڑت ہے۔ نہ اس کی قانون اجازت دیتا ہے اور نہ ہی اسلام اس کی اجازت دیتا ہے۔ اس لیے حلالہ کا کوئی concept نہیں ہے۔تیسری طلاق کے بعد آپ شادی نہیں کرسکتے جبکہ پہلی دو طلاقوں کے بعد بغیر حلالے کے دوبارہ اسی بیوی سے رجوع کرسکتے ہیں۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Thank you. ضمیر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ احمد نور صاحب! جی فرمائیے۔

جناب احمد نور: محترمہ سپیکر صاحبہ! میرا ایک بہت important point ہے۔ میں اس ہاؤس سے request کرنا چاہتا ہوں کہ اس بات پر تھوڑا سوچ لیں کہ اگر ایک عورت ایک جانور نما انسان کے حصے میں آئی ہو تو وہ کیا کرے گی؟ وہ کس طرح اس سے جان چھڑائے گی؟ جتنی بھی debate ہوئی ہے وہ اپنی جگہ، لیکن اگر اس طرح ہو تو وہ کس طرح اپنی جان چھڑائے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عمیر صاحب! please تشریف رکھیں۔جناب نیاز محمد صاحب۔

جناب نیاز محمد: شکریہ جناب سپیکر۔ میں اس سلسلے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسلام نے خواتین کو طلاق کا حق صرف اس صورت میں دیا کہ میاں بیوی کے درمیان یا ان کے ولیوں کے درمیان کوئی معاہدہ ہو جائے، تب وہ طلاق دینے کا حق رکھتی ہے وگرنہ طلاق دینے کا حق صرف اور صرف مرد کو حاصل ہے۔

اسی طرح قرآن پاک میں آیا ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے۔ کل کوئی اور resolution آئے گا کہ عورتوں کی گواہی بھی مردوں کے برابر ہونی چاہیے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

خدا را! کسی بھی صورت میں ان نام نہاد آزاد خیالوں کے پرچار سے دور رہیں۔ ان روشن خیالوں کے خیالات میں نہ پڑیں جو عورتوں کو باجماعت نماز کے دوران مردوں کی امامت کا حق بھی دیتے ہیں۔ Thank you.

(ڈیسک بجائے گئے)

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم محمد رفیق وسان۔

جناب وقار نیئر: میڈم! میرا Point of order ہے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب وقار نیئر: میں یہ یاد دلانا چاہوں گا کہ the republic of Pakistan has a constitution which in sprit recognizes rights of all Human being including women and we are not operating under the Taliban regime of Afghanistan so on and so forth. Therefore, we recognize the rights of women and they should have an equal right to divorce a man like a man has the divorce to women. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Please sit down. Honourable Rafique Wassan Sahib. نیاز صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ once he complete his speech, we will give you a chance.

جناب محمد رفیق وسان: Thank you honourable Deputy Speaker. محترمہ ماریہ اسحاق کی طرف سے جو motion پیش کیا گیا ہے یہ بہت ہی اہم motion ہے کیونکہ اگر آپ دیکھیں تو ہماری سوسائٹی میں women rights کے حوالے سے women empowerment کے حوالے بہت برے حالات ہیں۔ Urban areas ہوں یا rural areas ہوں خصوصاً rural areas میں تو عورتوں کی جو حالت ہے وہ بہت وہ disempowered conditions میں وہ رہ رہی ہیں۔

ایسی سوسائٹی جہاں پر مختلف قسم کے mechanisms of control ہوں، جو عورتوں کو bound کیے ہوں جس طرح forced marriages ہوتی ہیں جو ہماری سوسائٹی میں عام ہیں، child marriages ہیں، unpaired marriages ہیں اور force-marriages ہیں، exchange marriages ہیں، اگر آپ دیکھیں تو جو ہمارا Child Marriages Act ہے 60s کا، اس میں بھی child marriages کی سختی سے ممانعت ہے۔ مگر ہمارے ہاں جو customary practices ہیں جو mechanisms of control ہیں ان کے ذریعے یہ violence against women ہو رہی ہے۔ وہ physical violence of women بھی ہے، socio-psychological بھی ہے اور domestic violence بھی ہے۔ تمام levels پر عورتیں بہت بری حالت میں زندگی گزار رہی ہیں۔ان حالات میں women rights کی بات کرنا I think یہ آزاد خیالی کی بات کرنا ہی ہے مگر یہ طالبانائزیشن اور اس طرح کے جو extremist views ہیں ان کو challenge کرنے کی بھی بات ہے۔

جو نیاز صاحب نے یہاں پر دو تین مثالیں بھی دی ہیں۔ میں جس طرح کہہ رہا ہوں کہ mechanism of control different قسم کے ہیں۔ ایک mechanism of control وہ بھی

وہ بھی gender based violence کی شکل میں ہے۔ ایک mechanism of control ہے جو misinterpretation of religion and culture کرتے ہیں کہ جی بھئی ہمارا کلچر ہے جو آپ یہ کہہ رہا ہے اور عورتوں کو یہ حقوق دینے چاہیں یا یہ نہیں دینے چاہیں، ہمارا مذہب یہ کہہ رہا ہے۔ خدا را! آپ misinterpret نہ کریں مذہب کو، کلچر کو، ہمارے social norms کو۔

اگر customary practices کے آئینے میں دیکھیں تو عورتیں کس طرح ہیں اور آپ especially rural areas میں جہاں پر عورتیں move نہیں کرسکتیں، ان کی mobility پر پابندیاں ہیں، وہ کس طرح اپنے خلع کے حقوق اور right to divorce کو کس طرح easily attain کرسکتی ہیں؟ اس حوالے سے یہ legislation ہونی چاہیے۔ اس حوالے سے میں یہ suggestions دینا چاہوں گا کہ especially ہماری جو state authorities ہیں، like women development department ہے Women Ministry ہے اور صوبائی وزارتیں ہیں، وہ اس پر initiative لیں اور اس حوالے سے خصوصاً جو یہاں پر اس motion میں جو بات کی گئی ہے، اس کے اوپر قانون سازی کریں اور specially ہماری Women Ministry اور ہماری Islamic Ideology Council بھی اور plus NGOs کے ساتھ مل کر اور سول سوسائٹی کے جو مختلف stakeholders ہیں ان کے ساتھ decision makers مل کر اس پر قانون سازی کریں۔

میں یہ بھی add کرنا چاہوں گا کہ نکاح نامے کے کالم کو ختم کرنے کی یہاں پر بات ہو رہی ہےتو اس کو بھی mutual consent کے ساتھ عورتوں سے بھی پوچھا جائے، اس طرح نہ ہو کہ وہ اس کو cross لگا کر عورتوں کے fundamental rights کو روکا جائے۔Thank you.

(اس مرحلے پر مختلف اراکین کی جانب سے پوائنٹ آف آرڈر کی آوازیں سنائی دیں)

Madam Deputy Speaker: Please, please, no more points of order. We do not have time. Please sit down; all of you please sit down.

جناب محمد رفیق وسان: میری آخری suggestion یہ ہے کہ چونکہ یہ motion ہے ، اس لیے اسے Standing Committee for Law and Parliamentary Affairs and Human Rights کو further discussion کے لیے refer کیا جائے تاکہ اس پر مزید کام ہوسکے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب محمد خلیل طاہر: میڈم! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

Madam Deputy Speaker: This has been referred you can talk to the Standing Committee on Law, Parliamentary and Religious Affairs about it. You can discuss your point of view with the Standing Committee. This has been referred and this could again be debatable within the Standing Committee.

(The motion was referred to the Standing Committee on Law, Parliamentary and Religious Affairs for consideration)

Mr. Essam Rehmani (Leader of the Opposition): Madam Speaker, a point of order over here.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

Mr. Essam Rehmani (Leader of the Opposition): We will not compromise on this motion when it comes to the Green Party, because this is totally against the Sharia. This motion is directly against Sharia and you are actually questioning اللہ سبحانہ وتعالیٰ on this…….

(اس مرحلے پر مختلف اراکین کی جانب سے پوائنٹ آف آرڈر کی آوازیں سنائی دیں)

محترمہ سپیکر: رحمانی صاحب! انصارصاحب! Please تشریف رکھیں۔ All of you please sit down. رحمانی صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ You can talk to the Standing Committee about it. Yes, Prime Minister.

جناب وزیراعظم: شکریہ میڈم سپیکر۔ چونکہ میرا knowledge ان چیزوں کے بارے میں بہت تھوڑا ہے۔ میں کسی legal debate میں نہیں جانا چاہتا لیکن میری آپ سے ایک request یہ ہے کہ کسی بھی چیز کو، کسی بھی debateکو صرف اس بات پر الزام لگا کر ختم نہ کیا جائے کہ وہ شریعت کے خلاف ہے۔ یہاں پر ہماری پارٹی میں بھی اور ان کی پارٹی میں بہت سے ایسے عالم دین بیٹھے ہوئے ہیں جو شریعت کو بہت اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہیں۔اور کسی ایک شخص کا یہ الزام کہ کوئی شریعت کے خلاف ہے، اسے impose نہ کیا جائے۔ نہ ہم اس کو مانے گے اورنہ ہی ہم اس پر compromise کریں گے۔بہت شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you.

جناب اعصام رحمانی: پوائنٹ آف آرڈر۔ جب ان کے پاس knowledge نہیں ہے تو یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ شریعت کے خلاف ہے یا نہیں ہے۔

جناب وقار نیئر: میڈم سپیکر! یہ افسوس کی بات ہے کہ باقی دنیاچاند پر پہنچ گئی ہے اور ہم اب بھی ان باتوں میں لگے ہوئے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: وقار صاحب! تشریف رکھیں۔ Order in the House, please. We will move to the last item on the agenda today. Mr. Waqar Nayyer has to move another motion.

Mr. Waqar Nayyer: If I could request an updated copy of the Motion because I do not have the copy right now.

(At this moment, a copy of the motion was provided to the Member)

Mr. Waqar Nayyer: Madam Speaker! The motion I want to move is that:

> "This House is to discuss the recent reconciliation with the Tahrik-e-Nafaz-e-Shariat-e-Muhammadi in the Malakand Division and its implications in the broadest perspective keeping in mind the element such as TTP and other insurgent groups which might exploit this peace to promote anti-state activities in the future."

Thank you.

Madam Deputy Speaker: Honourable Waqar Nayyer Sahib! Would you try to explain this motion?

جناب وقار نیئر: جی بالکل۔ اس motion کو لانے کا مقصد یہ ہے کہ جیسا کہ آپ سب ایوان کو یہ معلوم ہی ہوگا کہ حال ہی میں ہماری گورنمنٹ نے سوات میں TNSM تحریکِ نفاذِ شریعت محمدی کے ساتھ ایک peace accord sign کیا ہے جس کے تحت وہاں پر نفاذِ شریعہ ہو جائے گا حالانکہ وہاں کے کورٹس answerable ہوں گے to the Shariat Court مگر اس پورے loop کے اندر سے Supreme Court of Pakistan اور Constitution of Pakistan کا element remove کر دیا گیا ہے۔

اس میں دوسری بات یہ ہے کہ the limitation of military activities will remain only in the cantonments of the Swat City. Other than that there will be no military movements or activities within the Division. اب یہ Gorilla Warfare کا ایک time and tested tactic ہے کہ جب بھی آپ شکست کے قریب ہوتے ہیں ، جب بھی آپ کی گوریلا warfare کی Armies پست پڑنا شروع ہو جاتی ہیں تو آپ ایک respite یا ایک peace deal negotiate کرتے ہیں جو کچھ عرصہ تو چلتی ہے اور جیسے ہی وہ Gorillas rearm ہو جاتے ہیں، جیسے ہی ان کے پاس weapons and ammunitions دوبارہ آ جاتا ہے تو دوبارہ آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ آپ کو یاد ہوگاکہ یہ پہلی د فعہ نہیں ہے جب گورنمنٹ نے ان elements کے ساتھ negotiating table پر آنے کی کوشش کی ہے۔ اس سے پہلے بھی اس طرح کی ایک کوشش ہوچکی تھی جس میں جرگے بیٹھے تھے اور جس میں حکومت پاکستان کے ساتھ بڑی long term reconciliation کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ مگر جیسا کہ ہم نے دیکھا کہ کچھ عرصے کے لیے بندوقیں بند ہوئی تھیں، مگر جیسے ہی ان کے پاس ایک نئی supply of ammunition آ گئی، جیسے ہی ان کے پاس ایک نیا supply of recruits آگیا اور جیسے ہی انہوں نے اپنی training اور strategic positions re-hold کر لیں تو gorilla warfare وہاں پر resume کرگیا treaties with the government not were standing.

اس بات پر غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ ابھی جو ہم نے وہاں پر reconciliation کی ہے، کیا ایسا تو نہیں ہوگا کہ اس کی آڑ میں دوبارہ سے وہاں کے جو elements ہیں وہ اپنے آپ کو re-arm کرلیں گے؟ آج جو صرف ہم نے ایک اپنی ڈویژن کو sovereignty سے partially exclude کیا ہے تو کل کو ایسا تو نہیں ہوگا کہ ہمیں مزید territorial concessions ان لوگوں کو دینے پڑیں گے؟ بات یہ ہے کہ یہ extremism

ایک ایسا phenomena ہے جو کوئی border recognize نہیں کرتا۔ ان کے لیے State of Pakistan کی یا کسی اور ریاست کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یہ لوگ operate کرتے ہیں without borders, in terms of ideology. تو ان کی ideological boundaries ہیں، territorial boundaries کو یہ as such اہمیت نہیں دیتے۔ تو there is no stopping them in terms of negotiations کیونکہ ان کی ideology کی interpretation کچھ اس طرح سے ہے کہ they do not recognize sovereignty other than what they think is appropriate. تو ان کے ساتھ ایک negotiation ایک ground reality کے طور پر کی تو جاسکتی ہے مگر اس کو کہیں بھی اپنی victory نہیں سمجھنا چاہیے اور کہیں بھی اس کو ایک long term or long standing solution نہیں سمجھنا چاہیے۔ ہاں اگر ضرورت ہے تو through proper channel جو کہ ایک NWFP Provincial Government میں established ہے، جو ایک District level پر ایک government ہے، ان کے laws کو اور کچھ Provincial laws کو اس طرح reform کیا جاسکتا ہے کہ they are more in accordance with the people of that area.

اگر آپ اس طرح ہتھیار ڈال دیں گے تو یہ محض ان extremists کا مسئلہ نہیں ہے، پاکستان میں بہت سارے ایسے groups exist کرتے ہیں جن کو گورنمنٹ کو بہت سارے issues پر اختلاف ہے اور اگر آپ یہ ایک precedence set کر دیں گے کہ آپ eventually ان کی بات من و عن مان لیں گے تو پھر یہ آگ جو سوات میں لگی تھی، یہ بلوچستان میں بھی لگ سکتی ہے، یہ NWFP کے اور علاقوں میں بھی لگ سکتی ہے، یہ کراچی جیسے شہر میں بھی لگ سکتی ہے، غرضیکہ ہر وہ گروپ جو کہ اپنی demands منوانا چاہتا ہے اس کو یہ نظر آئے گا کہ اگر ہم ہتھیار اٹھا لیں اور اگر ہم terrorism کو as a tool use کریں تو ہم گورنمنٹ کو مجبور کرسکتے ہیں کہ وہ ہماری ہر طرح کی شرائط مانے۔ تو یہ precedence set کرنے کی بات ہے، یہ window of rearmament and window of opportunity provide کرنے کی بات ہے۔ ٹھیک ہے کہ وہاں پر ایک آپریشن چل رہا تھا اور لوگ مر رہے تھے مگر This is my opinion on the motion مگر یہ motion open ہے جو بھی بولنا چاہے اس پر بولے۔Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you; honourable Chaudhary Usman.

چوہدری عثمان احمد: شکریہ محترمہ سپیکر صاحبہ۔ Motion کی essence تو یہی ہے کہ ہمارے treasury benches کی طرف سے اس agreement کے against point of view آیا ہے لیکن یہ بہت آسان ہے یہاں پر ایسی عالیشان buildings میں اور اپنے گھروں میں بیٹھ کر جہاں ہماری routine life چل رہی ہے۔ لیکن یہاں پر اگر gorilla warfare ہو تو ہمارے لیے بھی اس قسم کا agreement ایک blessing ہوگا اگر آپ news channel پر---

جناب احمد نور: میڈم سپیکر ایک point of clarification ہے۔

Madam Deputy Speaker: Ahmed Noor Sahib! When a member is speaking, please do not interrupt in between.

چوہدری عثمان احمد: اگر ہم live channels پر live calls دیکھیں سوات کے مقامی لوگوں کی توthey are much relieved وہ لوگ مٹھائیاں بانٹ رہے ہیں not because کہ کوئی ہار گیا یا کوئی جیت گیا just because کہ ان کے بچے دوبارہ سکول جاسکیں گے

(ڈیسک بجائے گئے)

ان کی زندگی میں دوبارہ ایک life pattern آئے گاجس میں وہ normalities کی طرف آئیں گے ورنہ میران شاہ اور شمالی وزیرستان والے حالات دور نہیں ہیں سوات میں، اگر ہم اسی طرح کی situation کو prolong کریں گے۔ ہمیں identify کرنا ہوگا کہ القاعدہ اور طالبان میں اور طالبان میں بھی پاکستانی طالبان اور افغانی طالبان میں کیا فرق ہے۔ یہ جو نظام عدل ہے یہ سوات کے لوگوں کے لیے نیا نہیں ہے۔1991 میں بھی یہ چیز implement ہوئی تھی لیکن پرویز مشرف صاحب کے آتے ہی اس چیز کو nullify کردیا گیا اور international pressures کی وجہ سے فورسز کو deploy کیا گیا۔

میں یہاں پر mention کرنا چاہوں گا ایک ڈاکٹر منیر احمد ہیں میران شاہ میں he is a psychiatric, a fifty years old guy, he says کہ آج سے دو سال پہلے میرے پاس 10 patients per day آتے تھے with the mental disorders. آج ان کی تعداد 160 patient per day ہو گئی ہے۔ Thirty schools in North Waziristan or closed. اڑتیس ڈرون حملے اگست 2008 سے جنوری تک ہوئے ہیں جو کہ three times ہے اس سے previous year کا۔ یہ سب وہ facts ہیں جو کہ سوات کے لوگوں کو نظر آ رہے ہیں۔ ہمیں ان کے اس agreement کو at this point of time support کرنا چاہیے اور ہمیں ان کو table پر لانا چاہیے اور ایسی modalities لانی چاہییں جس کےthrough ہم اس نظام عدل کو synchronize کرسکیں اپنے Constitution اور اپنے national نظامِ عدل سے۔ Thank you very much.

Madam Deputy Speaker: Honourable Hamid Hussain.

جناب حامد حسین: شکریہ میڈم سپیکر۔یہ جو resolution پیش ہوئی ہے، اس کے mover کے الفاظ پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔'ٹھیک ہے وہاں آپریشن ہو رہا تھا، لوگ مر رہے تھےٹھیک ہے'، یہ ان کے الفاظ ہیں۔ ان کے الفاظ سے آپ ان کی نیت کا اندازا لگا سکتے ہیں اور ان کی لاتعلقی کا اندازا لگا سکتے ہیں کہ یہ ground realities سے کتنے بے خبر ہیں۔

میں یہاں آپ کو صرف اگر فاٹا اور سوات کے internally displaced لوگوں کی تفصیلات بتانا شروع کردوں تو شام ہو جائے گی لیکن وہ atrocities جو ان پر army operations and use of force کی وجہ سے آئی ہیں، وہ ختم نہیں ہوں گی۔ I can bet on it. اس کے بعد یہ جو معاہدہ ہوا ہےthis is a temporary peace جو civil infrastructure damage ہو رہا تھا اس کو restore کرنے کے لیے ہے۔

دوسری بات جو انہوں نے کہی کہ یہاں پر Army نہیں جائے گی اور law enforcement agencies نہیں جائیں گی۔ یہ قطعی غلط ہے۔ سب سے پہلے اگر آپ وہاں

کی videos دیکھیں تو وہاں پر کافی عرصے بعد آپ کو پولیس کا سپاہی نظر آیا ہے۔ So this is called the writ of the government. تین چار سال کے عرصے میں یہ منظر پہلے کیوں نہیں دیکھا جاسکا because of the use of force. اب اگر ہم نے یہ دیکھا ہے تو کیوں؟ کیونکہ یہاں پر یہ نظام عدل ریگولیشن آیا ہے، کیونکہ law جب تک وہاں کے مقامی لوگوں کی روایات اور ان کی values سے compatible نہ ہو تو وہ بالکل نہیں چل سکتا۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ law یا شریعت compatible نہیں ہے اور پاکستان کے آئین کے against ہے تو یہ بالکل غلط ہے۔ It is part of the Constitution اور 1970s تک جو یہ princely state ہوا کرتی تھی، والئ سوات، نواب آف دیر، پرنس آف چترال، یہ لوگ اسی طرح سے اس regulation کو چلاتے تھے اور بہت اچھے طریقے سے چلاتے تھے۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ ہم واپس اسی طرف جانا چاہتے ہیں لیکن جس طرح کی situation پیدا ہو گئی تھی، اس کے حوالے سے ایک جو political reproach ضروری تھا۔ مجھے یاد ہے یوتھ پارلیمنٹ کے پہلے سیشن میں ہمارے وزیراعظم صاحب نے بھی یہ فرمایا تھا کہ ایک political dialogue کے ذریعے سے اس مسئلے کو حل کیا جائے گا۔ اب اگر ایک political dialogue کےذریعے، ایک political اعلامیہ ذریعے، اگر یہ پہلا step ہے تو لوگوں کو اس پر objection کیوں ہے؟ اگر وہاں کے لوگ اس معاہدے کے تحت گھر واپس جائیں گے، ان کو خوشی حاصل ہوئی ہے، ان کے سکول کھل رہے ہیں، they are aware of the ground realities. صرف چھ ماہ میں 92,000 افراد سوات کے آپریشن میں تیزی آنے کے بعد effect ہوئے تھے۔ اب اگر آپ ان کے اثرات باقی لوگوں پر دیکھیں، باقی جو اس کے adjacent areas ہیں، خود سوات میں دیکھیں جو ایک paradise تھا، اگر نظام عدل سے وہ چیز واپس آ سکتی ہے، ڈوبتے کو تنکے کا سہارا والی بات ہے، اگر ہمیں کسی چیز سے بھی امن حاصل ہوسکتا ہے تو ہمیں اس پر rely کرنا چاہیے۔

اس کے بعد اہم بات یہ ہے کہ اس کو prolong کرنا چاہیے۔ بعض اوقات مجھے بھی تھوڑا سا suspect ہوتا ہے کہ جس طرح populist regimeکرتی ہیں، political stuntsکی طرح ثابت نہ ہو۔ میری دعا ہے کہ سوات میں نظام عدل ریگولیشن کو base بنا کر اور جو جو علاقے شورش زدہ ہیں، وہاں پر امن قائم کیا جائے۔ اس لیے ہم مکمل طور پر اس نظام عدل ریگولیشن کی حمایت کرتے ہیں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you; honourable Abdullah Zaidi.

جناب عبداللہ زیدی: بہت شکریہ میڈم سپیکر۔ سب سے پہلے میں بات اس سے شروع کروں گا کہ جو ہماری پالیسی فاٹا میں یا اس کے ساتھ دوسرے regions میں چل رہی تھی وہ ایک fail strategy تھی اور we were always fighting in the first place for a lost cause. یہ حکومت جب اس وقت اپوزیشن میں تھی اور یہ میڈیا اس وقت dialogue کو ایک انتہائی positive عمل سمجھتا تھا اور پچھلی حکومت پر بہت سارے الزامات میں ایک الزام یہ بھی تھا کہ اس نے dialogue کو انتہائی encourage نہیں کیا۔

میرے فاضل ممبر نے resolution لائی، اس سے میں partially agree کروں گا لیکن اسلام آباد میں بیٹھ کر تو شاید آپ اتنے close نہ ہوں ایسی شریعہ اور نظامِ عدل سے لیکن سوات کے لوگ they are inclined towards Madrassas. اگر وہ خوش ہیں، ڈوبتے کو تنکے کا سہارا، اگر وہ خوش ہیں تو everybody should be fine. You provide an option. آپ نے banking میں بھی تو یہ کیا ہے۔

اس کے علاوہ اگر یہ بات صحیح ہے کہ اس طرح سے ایسے معاہدوں کی آڑ میں Gorilla warfare بہتر ہو جاتی ہے اور Gorillas کو re-strategize کرنے کا موقع ملتا ہے لیکن ہماری جو strategy تھی اس کو بھی re-strategize کرنے کی ضرورت ہے اور انہیں موقع ملا ہے تو ہمیں بھی موقع ملا ہے۔Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you; honourable Usman Ali.

Mr. Usman Ali: Thank you Madam Speaker. So, I would give you the ground realities. Mr. Waqar Nayyer has said that the Taliban were on the retreat and now with this agreement, they will re-arm and re-strategize themselves.

تو یہ ایک بہت ہی غلط بات ہے وہ بالکل retreat پر نہیں تھے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

آپریشن جب شروع ہو رہا تھا تو 30% of Swat land ان کے hold میں تھی، اب 80% of Swat land پر وہ rule کر رہے ہیں۔

دوسری بات کی گئی ہماری sovereignty کے بارے میں۔ تو sovereignty پر کوئی question نہیں ہے کیونکہ یہ جو provisions دی گئی ہیں، یہ within the framework of Constitution ہیں۔ فیڈرل شریعت کورٹ بھی ہمارے Constitution کا حصہ ہے، اگر فیڈرل شریعت کورٹ میں کوئی appellant جاتا ہے تو this is not something which goes against our sovereignty.

نظریات کی بات کی گئی کہ تحریکِ طالبان پاکستان کے سارے لوگ ideology کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں اور اگر ہم ان کو ادھر ڈھیل دے دیں تو یہ پھر re-group ہو جائیں گے۔ تحریکِ طالبانِ سوات کی ایک ہی demand تھی کہ شریعت کی enforcement ہونی چاہیے۔ اب اگر ان کو شریعت مل چکی ہے تو there is no question that they will re-arm. جب re-arm کی بات ہوتی ہے تو یہ agreement میں بات بھی شامل کی گئی ہے کہ they will self disarm themselves انہوں نے خود کو disarm بھی کرنا ہے۔

سوات کے حالات کی میں آپ کو ایک picture دینا چاہتا ہوں۔ وہاں پر 188 schools تباہ کیے گئے ہیں۔ Hundred of soldiers have been killed ان کی ویڈیو بھی release ہوئی ہے، آپ میں سے بہت ساروں نے دیکھی بھی ہوں گی، Thousand of civilian were killed, hundred of homes were demolished اب یہ کہا جا رہا ہے کہ سوات کے لوگ شریعت چاہتے ہیں۔ سوات کے لوگ شریعت بالکل نہیں چاہتے۔ یہ ویسے ہی یہاں پر سمجھا جا رہا ہے پتا نہیں for what reasons سوات کے لوگ حکومت کی رٹ

کو ماننے والے تھے۔ سارے صوبہ سرحد میں ایک دن پہلے عید کی جاتی تھی، سوات کے لوگ وفاقی حکومت کےساتھ عید کرتے تھے۔ ابھی ہمیں امن چاہیے اور اگر اس agreement کے ذریعے امن آتا ہے تو we would be happy to have this agreement. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you; honourable Ahmed Noor.

جناب وقار نیئر: محترمہ ڈپٹی سپیکر! Point of personal clarification دو points raise ہوئے تھے جن کا میں جواب دینا چاہوں گا، personally directed تھے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی وقار صاحب۔

جناب وقار نیئر: پہلے تو ground realities کی بات ہوئی تھی میں نے بات یہی experience کی کی تھی۔ It is about negotiating and bowing into people who resort to terrorism, who resort to slaughtering soldiers of our military. بات یہ ہے کہ اگر آپ اس طرح کا precedence set کردیں گے تو it is going to be the undoing of the entire structure of the State.

دوسری بات، میں نے بڑا clearly کہا تھا کہ اس طرح کا ایک agreement in milder terms پہلے بھی ہوا تھا اور ہم نے یہی دیکھا کہ جب ان کے پاس re-armament and re-funding آ گئی تو انہوں نے ان agreements کو، پاکستان گورنمنٹ نے تھوڑے ہی توڑا تھا، ان کو تو انہی insurgents نے اور انہی militants نے توڑا تھا and they came back and they said that now we have the weapons, now these are our demands. They expanded territorially and they expanded in terms of demands. What is to say is that this will not happen after this agreement comes into force also.

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: You people will get your chance please; honourable Ahmed Noor Sahib.

جناب احمد نور: میڈ م سپیکر! میں پہلے تو اپوزیشن والوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ motion پارٹی کے level سے نہیں آئی ایک individual نے لائی ہے۔ یہ کہاں سے نازل ہوئی ہے یہ ہمیں پتا نہیں اور ہم اس کو پارٹی meeting میں discuss کریں گے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

سیکرٹریٹ والوں کو چاہیے کہ وہ اس طرح کی تحریک پیش نہ کریں جس میں ساری پارٹی کی consent نہ ہو۔ اچانک ایک motion آگے آ جاتا ہے۔

میڈم سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ آج یہاں اس ہاؤس میں ایک پاکستانی سے میں نے یہ بات سنی کہ یہ جو agreement ہوا ہے، یہ غلط ہوا ہے، ہمیں یہ agreement نہیں کرنا چاہیے تھا۔ آج کی نیوز میں ، میں نے سنا ہے کہ امریکہ والے خوش نہیں تھے۔ جو

anti-Pakistani elements ہیں، وہ نہیں چاہتے کہ اس ملک میں امن ہو اور یہ لوگ خوشحال ہوں۔ جو لوگ agreement کی بات کر رہے ہیں، negotiation is the best way to resolve issues. محترمہ سپیکر! ہم نے بنگال میں کیا کیا؟ اس طرح لوگوں نے بنگال میں وہاں military operation کو support کیا تو وہاں بنگال میں ہم نے کیا کیا؟ بنگلہ دیش کو ہم نے lose کیا۔ اگر وہاں پر ابھی امن آیا ہے تو اس امن کو appreciate کرنا چاہیے کیونکہ وہاں آپ کی governmentاپنی writ قائم نہیں کرسکتی۔ Through negotiation آج وہاں ان لوگوں کو امن ملا ہے۔

محترمہ سپیکر! میں پشتو کا ایک شعر سنانا چاہتا ہوں (پشتو)۔ میں اس کا ترجمہ اس طرح کروں گا کہ وہ دوسرے لوگوں کے آنسووں کا کیا خیال رکھے گا جو عمر بھر کبھی رویا نہیں۔ جس نے گولیاں نہ دیکھیں ہوں، جس نے missile attack نہ دیکھے ہوں، جس کے شہید نہ ہوئے ہوں وہ اس طرح کریں گے ، وہ crisisچاہیں گے، وہ ملٹری آپریشن کو appreciateکریں گے لیکن جن لوگوں کو دکھ ملا ہو، جن کے گھر اس میں مسمار ہو گئے ہوں، جس کے پیارے اس میں جا چکے ہوں وہ کبھی بھی war crisis کو Support نہیں کرے گا۔ اس لیے میں اس ایوان سے درخواست کرنا چاہتا ہوں اور اس ------ کو درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اپنے resolution کو اپنی جیب میں رکھ کر واپس لے جائیں۔

Madam Deputy Speaker: Honorable Ahmed Noor sahib by the way this is the motion not a resolution. Honorable Fawad Zia.

جناب فواد ضیا: میڈم سپیکر! میں اس resolution کی شدید مذمت کرتا ہوں ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فواد ضیا صاحب! یہ motion ہے۔

جناب فواد ضیا: اس motion کی میں شدید مذمت کرتا ہوں کیونکہ میرے ساتھی عثمان صاحب نے جو statistics بیان کیے ہیں کہ بھئی پہلے جب یہ جھگڑا آرمی کا localکے ساتھ شروع ہوا تھا، تو وہاں پر جو30% of land acquired تھا۔ ا س کے بعد آرمی کا جو influx ہوا اس کے بعد کیا statistics تھے کہ 80% land acquire ہوا ۔ کیا ابھی تھوڑی دیر پہلے میرے محترم بھائی وقار صاحب نے جب women right پر بات ہو رہی تھی تو انہوں نے باقاعدہ ایسا stance لیا کہ women کو بھی برابری کا حق دیا جائے، کیا سوات والے انسان نہیں ہیں؟ کیا وہ equivalent right deserve نہیں کرتے ؟ کیا ان کے لیے یہ born right نہیں ہے کہ وہ جو نظام پسند کریں اسی پر وہ عمل پیرا ہو سکیں؟ قائد اعظم نے تو ایسی کوئی بھی قومی تفریق نہیں کی تھی۔ جناب والا! انہوں نے جو بھی نظام پسند کیا ہے وہ بالکل بھی آئین سے بالا تر نہیں ہے۔ میرے بھائی نے کہا کہ سپریم کورٹ کو انہوں نے overlook کرکے ، ہمارا جو عدالتی نظام ہے اس کو over look کر کے، فیڈرل شریعت کورٹ بھی ہمارے عدالتی نظام کا ہی حصہ ہے، اسلامی نظریاتی کونسل بھی اسی کے قانون مرتب کرتی ہے۔ کیا قرآن کے اصولوں کے لیے ہمیں کسی اور force کی ضرورت ہے؟ کیا قرآن اور حدیث کے اصول debatable ہیں؟

جب سوات کے شہری اپنے لیے ایک نظام پسند کرتے ہیں تو ہمیں اس کا خیر مقدم کرنا چاہیے نہ کہ ہم اس کو ویسے ہی oppose کرتے رہیں۔

Madam Deputy Speaker: Honorable Waqas Aslam Rana.

جناب وقاص اسلم رانا: شکریہ محترمہ سپیکر! اس motion کے اوپر کافی گرما گرم debate ہو رہی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ شاہد یہ ایک individual نے motion float کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ بالکل نہیں ہے کہ اس کے اوپر debate نہ ہو، obviously وہ Youth Parliament کا حصہ ہیں، ان کا یہ حق ہے۔

محترمہ سپیکر صاحبہ! بہر حال میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ جو peace deal حکومت نے reach کی ہے سوات میں تحریک نفاذ شریعت کے ساتھ، as far as the constitution goes it say that the government must encourage a political autonomy to different provinces اور یہ over the year civil society میں بھی ایک consensus develop ہوا ہے کہ ہمیں پاکستان میں political situation improve کرنے کے لیے اور حالات کو بہتر کرنے کے لیے provinces کواور regions کو زیادہ autonomy دینی پڑے گی۔ اگر سوات کے یا کسی اور علاقے کی آبادی ایک particular law کے تحت زندہ رہنا چاہتے ہیں تو حکومت اس کو deny نہیں کرسکتی۔ یہ صرف پاکستان میں نہیں، آپ کو دنیا کے اور systems سے بھی اس کی مثال ملے گی۔

میرا خیال ہے ہمیں اس کو objectively دیکھنا پڑے گا اور وقار صاحب کا motion float کرنے کا مقصد یہ تھا کہ at a broad national policy level کیا ہم نے وہ steps لیے ہیں جو لینے کی ضرورت ہے؟ شاید یہ short term میں تو ایک اچھا step ہے، سوات کے مکینوں کو relief provide کرنے کا ایک طریقہ ہے اور پاکستان آرمی کو بھی ایک regroup کرنے کا chance ہوگا۔ However, on a broader policy level کیا اس حکومت نے پچھلے ایک سال میں کوئی ایسا step لیا ہے جس سے show ہو کہ انہوں نے کوئی نئی پالیسی یا policy improvement لائی ہے۔ میرے خیال میں نہیں۔ جو پچھلی حکومت نے US کو concessions دی تھیں شاید ہم نے وہ increase ہی کی ہیں۔ جو بنیادی مسئلہ ہے جس کی وجہ سے یہ سارے issues ہو رہے ہیں، وہ American occupation of Afghanistan ہے۔ ہم یہ بات کیوں بھول گئے ہیں کہ 2004-05 سے پہلے جب ہم نے Frontier میں کوئی deployment نہیں کی تھی تو کتنے suicide attack ہوتے تھے، کتنی uprising تھی سوات میں یا کہیں اور؟ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں اس چیز پر بھی debate کرنے کی اشد ضرورت ہے کہ ہماری حکومت نے on policy level کیا کیا ہے؟ کیا ہم نے امریکہ سے بہتر bargain کیا ہے؟ میرے خیال میں نہیں۔ کیا ہم نے زیادہ aggressive diplomacy کی ہے اپنا کیس دنیا کو دکھانے کے لیے؟ میرے خیال میں نہیں۔

میں یہ کہتے ہوئے اپنی بات ختم کروں گا کہ this is a very good short term step ایک بہت ہی difficult situation کو defuse تو ہم نے کر لیا ہے لیکن اب ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت ایک policy renewal کرے اور ان agreements کو back up کرنے کے لیے کوئی concrete measure لے جس سے ہم situation کو resolve کریں۔

اس میں obviously local population سے dialogue is a very essential step لیکن ہمیں militarily بھی کچھ حد تک role back کرنا پڑے۔ تو یہ ساری consideration ہمیں ذہن میں رکھنی پڑیں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Honorable Niaz Mustafa.

Mr. Niaz Mustafa: Thank You Madam Speaker. This Ordinance what for that has been issued is in fact to end of the militancy, violence and to manage the return of the people of Swat towards peace. In this ordinance, undoubtedly there is much substance in the question, who's Sharia?

یہ جو شریعہ نام دیا ہے regulation کا whose sharia shall be imposed? There کہ are also many legal issues that will also arise including the issue of minorities. کیا minorities جو وہاں رہنے والی ہیں ان پر بھی یہ implement کرے گا جو اسلامی شریعہ لا وہ وہاں پر کر رہے ہیں؟ اس کے لیے argument ایک اور کیا جاتا ہے that you can not have different laws in different parts of the country, is absurd as well. اس کے لیے میں آگے مثال quote کروں گا کہ کس طرح سے ایک ملک میں مختلف قانون ہو سکتے ہیں۔ جیسے as we have different categories of citizens, we have different categories of laws for the different citizens of our own country in regard of personal law. جیسے شیعہ حضرات کے لیے مختلف ہے، سنیوں کے لیے مختلف ہے تو اس کے لیے personal laws ہوتے ہیں individual laws جو categorically ہوتے ہیں، وہ law بن سکتا ہے۔ میں باقی دنیا سے یہ مثال quoteکروں گا in any case since we are enamored of the West چونکہ ہم ان کی تقلید کرتے ہیں let us recall how in the United States' different states have different laws, including ban on alcohol. مختلف ریاستوں میں الکوحل پر پابندی ہے، جوئے پر پابندی ہے not to mention the death plenty, death plenty کچھ ریاستوں میں دی جا رہی ہے، کچھ میں نہیں دی جارہی۔ اس کے ساتھ if we see decentralization and autonomy for the provinces, then we must concede them to the power to set their own houses in order. It means they must be allowed to make their own laws. So perhaps, we should hope that peace will return to Swat and allow the dispensed people to restart their own houses.

محترمہ ڈپٹی سپیکر صاحبہ! نظام عدل ہے کیا؟ اس کے لیے I will simply say کہ نظام عدل relates to in fact personal primary law and according to jurists, while Islamic monoculture are being used the law itself is not true for removed form such laws in the rest of the country. جو اب قانون چل رہے ہیں اس سے بہت زیادہ مختلف نہیں ہے جو اب نظام عدل وہاں قائم کیا جارہا ہے۔ Of course one is not sure کہ کس طرح کس final course ہوگا وہاں پر، کس طرح سے dispensation ہو گی؟ لیکن ایک بات بہت clear ہے۔ what would be required, would be monitoring by the assessment of whether the establishment of what were the old establishment. پہلے بھی وہاں پر 1991 میں، یہاں فاٹا سے آئے ہوئے دوستوں کو پتا ہے، وہاں یہ ہوا تھا اور صوفی محمد صاحب کی قیادت میں ہی ہوا تھا۔ قاضی کورٹس کے لیے انہوں نے کہا تھا

اور یہ مطالبہ دیرینہ ہے۔ اس کے آنے سے اگر سوات میں امن لوٹ آیا ہے اور وہاں پر حالات بہتر ہوگئے ہیں تو ہمیں اس بات کو difference بنا کر conflict نہیں کرنا چاہیے کہ ایک ملک میں مختلف قانون کس طرح ہو سکتے ہیں۔ جو ہمارے پاس Irish laws ہیں، دوسری پوری دنیا میں یہ بات بہت اچھی طرح ہے۔ جناب ہم یہ کہتے ہیں کہ

ظالم یہ سمجھتا ہے کہ ناقص ہے نظام

بتاتا نہیں مومن کو غلامی کے طریق

یہ تو وہی امریکہ کے زیر نگیں رہنا چاہتے ہیں، اس لیے یہ سلسلہ چل رہا ہے۔ ورنہ یہ لوگوں کے لیے بہت fit ہے۔ شکریہ۔

Mr. Taimur Sikandar Chaudhary: Point of order.

Madam Deputy Speaker: Taimur sahib! Let all the speakers complete their speeches then if we have sometime, we will give you the chance. Honourable A.D. Tahir.

جناب اے ڈی طاہر: شکریہ محترمہ سپیکر! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ this is an international issue کہ پوری دنیا سے اور خاص طور پر US سے جو کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کی بات کر رہے ہیں اور آج وہ سب سے زیادہ سوچ رہے ہیں کہ یہاں امن کیوں آگیا ہے۔ وہ تو سوات کو اور دوسرے علاقوں کو اپنا ٹارگٹ بنا رہے تھے اور آج اچانک یہاں پر معاہدہ ہو گیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ابھی ہماری lunch break ہوئی ہے، اس میں میڈیا پر یہ آ رہا تھا کہ ابھی طالبان سے مذاکرات ہو رہے ہیں۔ Motion mover سے میری یہ استدعا ہے کہ اگر وہ لوگوں کو اس بارے میں تھوڑا مطالعہ کرنے دیتے کہ شریعت کا جو نفاذ ہو رہا ہے واقعی اس میں ہماری سپریم کورٹ کے بارے میں کیا لائحہ عمل ہے؟ آئین کی انہوں نے کتنی پاسداری کی ہے؟ اس کے بعد ایک healthy debate ہو سکتی تھی۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم قطعاً یہ نہیں چاہتے تھے کہ مذاکرات نہ ہوں، وہاں پر امن نہ ہو۔ وہاں بہت سارے سکول تباہ ہوئے، وہاں پر تو نظام زندگی ہی مفلوج ہو کر رہ گیا ہے۔ اگر نظام زندگی بحال ہوا ہے تو that is good لیکن اگر وہاں پر extremist لوگوں کے دھرنے پر، یا ان کے احتجاج پر، یا ان کی لڑائیوں پر آپ وہاں پر شریعت نافذ کر رہے ہیں، کل کو وہ آپ کے مرکز میں بھی آئیں گے اور کہیں گے کہ آئیں آج اسلام آباد میں شریعت نافذ کریں۔

تیسری بات یہ ہے کہ وہ طالبان نظام عدل کیسے دیں گے جو خود ہی وکیلوں کے خلاف ہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ جو وکیل ہے یا جج ہے اس کو مار دو ۔ وہ کیسے آپ کو عدل دیں گے؟ ایک بات اور سوچنے کی ہے کہ ہمیشہ پی پی کی حکومت میں ہی---

An honourable Member: Madam! Point of clarification………

Madam Deputy Speaker: Usman Sahib! When a member is speaking, please do not interrupt him in between.

جناب اے ڈی طاہر: میڈم سپیکر! ایک بات سوچنے کی ہے کہ ہمیشہ پی پی کی حکومت میں ہی سوات میں کشیدگی کیوں ہوتی ہے؟ اگر آپ 1996 میں محترمہ بے نظیر کی حکومت میں دیکھیں تو مولوی فقیر محمد کو تب بھی گرفتار کیا گیا تھا اور۔۔

Mr. Ahmed Noor: Point of personal clarification.

میڈم ڈپٹی سپیکر: احمد نور صاحب میں نے ابھی کہا ہے when a member is speaking please do not interrupt him.

جناب اے ڈی طاہر: میڈم سپیکر! آج ہم writ of state کو challenge کرنے والے extremist کے ساتھ اگر معاہدے کر رہے ہیں تو ان کے جو heinous crimes ہیں جو ان کے ارادے ہیں it means ہم enforce کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آخری بات میں یہ کہنا چاہوں کہ میڈم! جو جنگ ہے وہ طالبان کے ساتھ ہے اور معاہدہ صوفی محمد اور مولوی فقیر لوگوں سے ہو رہا ہے۔ کیا طالبان سے اس چیز کی ضمانت لی گئی ہے کہ وہ اس معاہدے کے بعد ہمیشہ کے لیے اس پر قائم رہیں گے۔ ان کی involvement ہی نہیں ہے جبکہ حکومت ان کے ساتھ معاہدہ کر رہی ہے۔

Mr. Ahmed Noor: Point of personal clarification.

Madam Deputy Speaker: Ahmed Noor sahib! We have one more member who has to speak, if there is some time left then we will give you a chance. Honorable Ansar Hussain…..

جناب انصار حسین: بہت شکریہ محترمہ ڈپٹی سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اگر democratic dispensation اگر ایک معاہدے میں آجاتی ہے تحریک طالبان کے ساتھ یا جو بھی شریعت کا نفاذ کرنا چاہتے ہیں تو میرے خیال میں تو یہ ایک بہت immature act ہوگا on behalf of the government. اگر ہم ان کے ساتھ، ایسے عناصر کے ساتھ جو writ of the state کو challenge کرتے ہیں، آج ہم ان کے ساتھ agreementکر لیتے ہیں، اول تو یہ کرنا ہی بہت بڑی زیادتی ہے against the law ہے، ہم اس طرح کریں گے تو ہم ان کے جو like-minded میں اور جو شدت پسند ہیں، ان کو ہم حوصلہ دے رہے ہیں کہ بھائی تم بھی آؤ پاکستان کی writ کو چیلنج کرو، کل کو تم بھی جب غالب آجاؤ گے تو ہم تم لوگوں کو بھی معافی اور کھلی چھٹی دے دیں گے۔

دوسرا میڈم ڈپٹی سپیکر! ہم یہ نہ دیکھیں کہ حضور نےشریعت کا کیسے نفاذ کروایا تھا۔ انہوں نے ایک جدوجہد کی، ان کا جو اپنا عمل تھا اس سے لوگوں کو inspire کرکے شریعت محمدی کو نافذ کیا۔ ایک اور جو اہم بات ہے کہ پاکستان جیسے ملک میں شریعت کا نفاذ کرنا ناممکن ہے۔ شریعت کا نفاذ کرنے کے لیے پہلے آپ کو ایک بہت ہی ideal situation create کرنی ہوتی ہے جہاں پر سب کے حقوق کی پاسداری کی جاتی ہے اور پھر اس ideal situation میں آپ شرعی قانون implement کر سکتے ہیں۔

جناب والا! یہ جو ہم ان کو amnesty دے رہے ہیں جنہوں نے writ of state کو چیلنج کیا ہے، ان کے ساتھ ہم compromise کر رہے ہیں تو یہ مستقبل میں پاکستان کے

لیے بہت خطرہ ہوگا۔ یہ کیا assurance دیتے ہیں کہ پاکستان میں دوبارہ اس طرح نہیں ہوگا؟ تاریخ بھی گواہ ہے کہ جب بھی ان کے ساتھ معاہدے ہوئے، یہ خود retreat کر گئے؟ میرے خیال میں ان کے ساتھ معاہدے بالکل نہیں کرنے چاہییں۔ ایک اور بہت اہم بات کہ ہم وہاں کے local citizens کی جانوں کی بہت قدر کرتے ہیں تو آپ کے آرمی troops بہت زیادہ ہیں، طالبان بہت کم ہیں، اپنے troops کو بہت زیادہ بڑھا دیں، one to one operation کریں، face to face operation کریں اور ان militants کو ہمیشہ کے لیے جڑ سے ہی ختم کر دیں۔ شکریہ۔

(مداخلت)

میڈم ڈپٹی سپیکر: ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔ معین صاحب! احمد نور صاحب! تشریف رکھیں اور میری بات سنیں۔ We are out of time. We have to end the session. Please have your seats. If the consensus of the House is there, we can continue this motion for tomorrow as well otherwise, I will just ask the Honorable Youth Prime Minister to make a brief statement about it

Mr. Essam Rehmani (Leader of the Opposition): A point of order.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی اعصام رحمانی صاحب۔

Mr. Essam Rehmani (Leader of the Opposition): We are sitting here in the opposition and we should have the time at least to oppose what has been sent by the government. I am terribly sorry but we have are here because we are defining our right and our manifesto and if we are not given the time to do that then it is not fair.

Madam Deputy Speaker: Rehmani sahib! If you heard my wordings properly I said if the consensus of the house develops, we can continue this motion for tomorrow as well. If you want to talk about it tomorrow, we can do that.

Mr. Muhammad Essam Rehmani: we get ten minutes just to wrap up because they were a talk about the Shariat and we need a clarification about it. Just ten minutes and I will have two speakers from my side just concluding on our part.

Madam Deputy Speaker: Yes honorable Prime Minister.

جناب وزیراعظم: بہت شکریہ محترمہ سپیکر صاحبہ۔ ایک بات میں یہاں پر clearکرنا چاہتا ہوں کہ جب بھی کوئی motion لائی جاتی ہے، اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ اس پر ایک constructive debate ہو بلکہ مجھے خوشی ہوتی ہے کہ جب گرین پارٹی اس کو criticize کرتی ہے اور ہماری پارٹی کے اندر سے بھی اس پر ایک اپوزیشن generate ہوتی ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ایک constructive debate ہوتی ہے اور اس ایک diversion point of view سامنے آتا ہے۔ اس بات پر یہ کہنا کہ یہ بات ہمارے manifesto کے ہی خلاف ہے اور ہم اس پر بات سننا ہی نہیں چاہتے میرا خیال ہے کہ constructive debate اور -----

جناب اعصام رحمانی: یہ کس نے بولا ہے کہ سننا نہیں چاہتے۔ ہم لوگ سن ہی تو رہے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔

جناب وزیراعظم: میڈم سپیکر! میں یہ چاہوں گا کہ یہاں پر ہر motion پر صرف یہ نہ کہا جائے کہ یہ چیز ہمارے manifesto کے خلاف ہے بلکہ اس پر ایک constructive debate ہونی چاہیے چاہے وہ کوئی بھی issue ہو۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ چونکہ گرین پارٹی کی اس پر reservations ہیں اور بہت سے لوگ اس کی constructive طریقے سے مخالفت کر رہے ہیں تو جب Foreign Affairs and Defense Committee کی میٹنگ ہوگی تو یہ اپنا نمائندہ وہاں پر لائیں تاکہ ان کے خیالات اور manifesto کا وہاں پر اظہار ہو جائے۔ پھر جو کمیٹی کو refer کرنے کے بعد کمیٹی کی assessment کرے اور جو assessment report ہے وہ پارلیمنٹ میں پیش کی جائے کہ دونوں پارٹیوں کا point of view ملا کر اور ان کی debate ملا کر دیکھیں کہ کیا ہمارے پاس assessment point سامنے آ رہا ہے۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ ابھی اس پر debate ختم کی جائے اور اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے اس پر مزید کوئی debate نہ ہو۔ شکریہ۔

Madam Deputy Chairman: This motion stands referred to the Standing Committee on Foreign Affairs and Defense.

(متعدد ارکان کی جانب سے پوائنٹ آف آرڈر کی آوازیں سنائی دیں)

ایک معزز رکن: جو اس کمیٹی کے movers ہیں وہ خود ہی اس کمیٹی کے چیئرمین ہیں تو کیا وہ ہماری صوابدید کا خیال رکھیں گے۔

جناب وقار نیئر: محترمہ ڈپٹی سپیکر! ایک ذاتی وضاحت کرنا چاہوں گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب وقار نیئر: میں فاضل رکن کو یہ دعوت دوں گا کہ وہ میری جگہ اس session میں chair کریں اور اپنی recommendations کا اظہار کریں۔

ایک معزز رکن: مجھے قبول ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Madam Deputy Chairman: The session is adjourned till 9:00 am, Thursday, February 19, 2009.

(The House was then adjourned to meet again on 19th February, 2009 at 9:00 am)